ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

27

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

19 تا 25 ذوالحجہ 1443ھ / 19 تا 25 جولائی 2022ء

عظیم ترین ذکر---- قرآن حکیم

''ذکر اللہ کی جتنی قسمیں اور صورتیں ہیں ان میں سب سے افضل اور بندہ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے میں بہترین ذریعہ تلاوتِ قرآن حکیم ہے۔ یہ عبادت یعنی تلاوتِ قرآن حکیم ''ذکر اللہ'' کی اساس اور قوت محرکہ ہے۔ اس سے محبت الٰہی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور مغفرت الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔ جنت کا راستہ آسان ہوجاتا ہے اور ہر جنتی کی دلی آرزو' دیدارِ الٰہی اپنی تمام تر تجلیات کے ساتھ پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اصل خوشی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو عرش بریں پر جلوہ گر دیکھنے کی ہونی چاہئے اور اسی خواہش اور نیت سے اللہ کی یاد کو حرز جاں بنایا جائے۔ اس مقصد کے لیے تلاوتِ قرآن حکیم بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن کوئی عام معمولی کتاب نہیں یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کی طرف رجوع کرنے والوں کو اپنے آقا اور مالک سے ہمکلامی کا شرف عطا ہوتا ہے۔ بقول اقبال ع

ایں کتابے نیست' چیزے دیگر است!

یہی وجہ ہے کہ اسلافِ امت' صحابہ کرامؓ و تابعین کا سب سے بڑا مشغلہ تلاوتِ قرآن ہی تھا اور وہ اسے آدابِ تلاوت اور اس کی پوری رعایت سے انجام دیتے تھے۔

آج کل ہم میں اکثر مرد و زن دنیا کمانے میں اس قدر غرق ہیں کہ یاد اللہ کے لیے ان کے پاس کوئی وقت نہیں' بوجہ اس غفلت کے وہ ایک قلیل عمل کے ذریعے کثیر اجر کے حصول اور فیوض سے محروم رہتے ہیں۔''

محمد محمود احمد کی تالیف ''فضیلتِ ذکر اللہ'' سے ایک اقتباس

اس شمارے میں

سودی معیشت کے خاتمے میں علماء کا کردار
انفاق کے تقاضے
سودی معیشت کا محافظ سٹیٹ بینک آف پاکستان
سٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں کی وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے....
سیدہ فریعہ بن مالک رضی اللہ عنہا
غمِ سود وزیاں

فرعون کی دہشت گردی

سورۃ الشعراء | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 29 تا 32

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰـهًا غَیۡرِیۡ لَاَجۡعَلَنَّكَ مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِیۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَیۡءٍ
مُّبِیۡنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلۡقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۳۲﴾

آیت ۲۹: ﴿قَالَ لَئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰـهًا غَیۡرِیۡ لَاَجۡعَلَنَّكَ مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِیۡنَ ﴿۲۹﴾﴾ ’’اُس نے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو میں تمہیں قیدیوں میں داخل کر دوں گا۔‘‘

صورتِ حال فرعون کی برداشت سے باہر ہوگئی تو اس کا غصہ اور مطلق العنانیت کا جلال اس کی خفت پر غالب آ گیا۔ اس کیفیت میں اس نے گرجتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دھمکی دی، مگر یہ قتل کے بجائے صرف جیل میں ڈالنے کی دھمکی تھی۔ اس سے یوں لگتا ہے جیسے ابھی تک فرعون کے دل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کوئی نرم گوشہ موجود تھا اور یہ بالکل فطری بات تھی، کیونکہ وہ حضرت موسیٰ کا بچپن کا ساتھی تھا۔ دونوں اکٹھے کھیلے اور ایک ساتھ پلے بڑھے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عمر میں بڑے ہونے کی وجہ سے اس کے بڑے بھائی کی طرح تھے۔

آیت ۳۰: ﴿قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَیۡءٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۰﴾﴾ ’’موسیٰؑ نے جواب دیا: اگرچہ میں تمہارے پاس کوئی واضح چیز لے کر آیا ہوں؟‘‘

آیت ۳۱: ﴿قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾﴾ ’’وہ بولا: تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو!‘‘

آیت ۳۲: ﴿فَاَلۡقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۳۲﴾﴾ ’’چنانچہ موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ ایک صریح اژدھا بن گیا۔‘‘

واضح رہے کہ سورۂ طٰہٰ کی آیت ۲۰ میں عصا کی تبدیلیٔ ہیئت کے لیے ’’حَیَّۃٌ‘‘ کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کے معنی عام سانپ کے ہیں اور یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادیٔ طویٰ میں پہلی بار اس کا تجربہ کرایا گیا تھا۔ جبکہ فرعون کے دربار میں وہ ’’ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ‘‘ یعنی واضح طور پر ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا تھا۔

درسِ حدیث

راہِ حق کا غبار

عَنۡ اَبِیۡ عَبۡسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوۡلُ: ((مَنِ اغۡبَرَّتۡ قَدَمَاهُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ’’جس کے قدم ’’اللہ کی راہ‘‘ میں غبار آلود ہو گئے، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔‘‘

تشریح: ’’اللہ کی راہ‘‘ کا اطلاق ہر اس کام پر ہوتا ہے جو صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ مثلاً علمِ دین حاصل کرنے، نمازِ جنازہ میں شریک ہونے، بیمار کی عیادت کرنے، مسجد میں نماز باجماعت کے لیے جانے، حج کرنے اور اس طرح کے دوسرے فرائض کو ادا کرنے کے لیے سفر کرنا لیکن بالعموم یہ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے جدوجہد کے معنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

’’قدموں کے غبار آلود ہونے‘‘ کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کے جسم پر گرد و غبار کی دھول آئے یا اسے جسمانی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے سر توڑ کوشش کرے اور اس راہ کی تکلیفوں اور آزمائشوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

19 تا 25 ذوالحجہ 1443ھ — جلد 31
19 تا 25 جولائی 2022ء — شمارہ 27

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سودی معیشت کے خاتمے میں علماء کا کردار

سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ 28 اپریل 2022ء کو اور رمضان المبارک کی چھبیس (26) تاریخ کو منظر عام پر آیا تھا۔ گویا اڑھائی ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ حکومتی اور نجی بنکوں نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر رکھا ہے۔ کون اس سے بے خبر ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کی عظیم اکثریت سودی لین دین کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ جانتی اور مانتی ہے کیونکہ یہ اُس قرآن پاک میں ہے جس کے ایک ایک لفظ اور حرف سے مسلمان کا ایمان جڑا ہوا ہے۔ اس کے باوجود ابھی تک اس اپیل کے خلاف تمام طبقات بیان بازی، لفاظی اور زبانی جمع خرچ، یعنی lip service کے سوا کوئی ایک عملی قدم بھی نہیں اٹھا سکے۔ یوں تو ہر مسلمان کا دینی فریضہ تھا کہ وہ اس اپیل کے خلاف جدوجہد کو اپنے ایمان کا تقاضا سمجھتا اور کمر کس کر اس کے خلاف میدان عمل میں نکلتا، یہ اگرچہ سیاسی جماعتوں اور مقتدر حلقوں کا بھی فرض تھا کہ سودی معیشت کے خاتمے میں یہ جو رکاوٹ کھڑی کی گئی ہے اُس رکاوٹ کو ختم کرنا اپنے لیے لازم ٹھہراتے کیونکہ سیاست دان اور افواجِ پاکستان بات بات پر آئین پاکستان کا حوالہ دیتے ہیں اور اُس کے تقدس کی آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ کیا آئین پاکستان کی دفعہ 38-F ریاست سے سود کے جلد از جلد خاتمہ کا نہیں کہتی؟ کیا یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ بات بات پر آرٹیکل 6 اور غداری کے ایک دوسرے کو طعنے دینے والے کیا سودی معیشت کو رائج کرنا ملک وقوم اور دین سے غداری نہیں سمجھتے؟ یقیناً یہ کام ہر پاکستانی مسلمان کے کرنے کا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل میں یہ کام علماء کرام کے کرنے کا ہے جنہوں نے قرآن اور حدیث کی رو سے سود کی حرمت اور شناعت سے عام مسلمان کو آگاہ کیا۔

انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کی ذمہ داری عوام کو سود کی حرمت اور شناعت سے آگاہی کے بعد ختم ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اُنہیں سودی معیشت کے خلاف چٹان بن کر کھڑا ہونا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ المائدہ، آیت نمبر 63 میں فرماتا ہے: لَوْ لَا یَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ "بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔" کیا یہ سمجھنا مضحکہ خیز نہیں ہوگا کہ قرآن یہاں صرف علماء یہود سے مخاطب ہے اور آج کے علماء کو استثنیٰ حاصل ہے؟ لہٰذا علماء کرام کو اس حوالے سے پاکستان میں ایک زبردست تحریک برپا کرنا ہوگی۔ اُنہیں آگے آنا ہوگا۔ اُنہیں تحریک کی قیادت کرنا ہوگی۔ ہماری رائے میں موجودہ سیاسی جماعتوں میں سے کسی سے یہ توقع نہیں کہ اُس کی حکومت ہوگی تو وہ خلوص دل سے اور خوش دلی سے سودی نظام سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی لہٰذا علماء کرام اور دینی جماعتوں کو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سود کے فیصلے کے خلاف اپیل کو واپس لینے پر حکومت کو مجبور کرنے کو اپنی ترجیح اول بنانا ہوگا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ابھی تک پارلیمنٹ میں سب سے بڑی اسلامی جماعت یعنی جمعیت علمائے اسلام جو حکومت کا حصہ ہے کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کے صاحبزادے نے قومی اسمبلی میں ایک

تقریر کے ذریعے محض فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف ان اپیلوں سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا ہے لیکن کیا حکومت کا حصہ ہونے کے حوالے سے اُن کی صرف یہ ذمہ داری تھی کہ وہ ان اپیلوں سے محض لاتعلقی کا اعلان کر دیتے؟ اُن پر لازم تھا کہ وہ حکومت کو الٹی میٹم دیتے کہ فوری طور پر اپیل واپس لی جائے وگرنہ ہم کسی صورت حکومت کا حصہ نہیں رہیں گے۔

فہم دین کے حوالے سے ہماری علمائے کرام کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ ہم اُنہیں کچھ بتائیں لیکن اللہ کی کتاب میں چند ایسی واضح مثالیں ہیں کہ اگر ہم اُن پر غور کریں تو ہمیں اس قوم پر عذاب سایہ فگن نظر آتا ہے۔ ساحل کے کنارے یہودیوں کی ایک بستی کی مثال ہے جو یومِ سبت کے حوالے سے احکامات کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس بستی کو نیست و نابود کر دیا اور صرف اُن لوگوں کو بچایا جو اُنہیں ہفتہ کے روز مچھلیاں پکڑنے سے روکتے تھے۔ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہوگی کہ امت مسلمہ کیونکہ آخری امت ہے لہٰذا اُس پر عذاب استیصال نازل نہیں ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ میں نہ آنے کی تو کوئی گارنٹی نہیں دی گئی۔ سورۃ الانعام کی آیت نمبر 65 پر غور کر لیں جس میں وہ اپنے عذاب کی قسمیں بیان فرماتا ہے کہ میں نافرمان قوموں پر آسمان سے آفات نازل کرتا ہوں اُن کے پاؤں کے نیچے سے عذاب نازل کرتا ہوں پھر اُنہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے کی طاقت کا مزا چکھاتا ہوں۔ کیا ہم پہلے ہی عذاب کی ان تینوں اقسام کے شکار نہیں ہو چکے؟ لیکن اب ہم اس سے آگے بڑھ کر اُس گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ امت مسلمہ کی حالت بحیثیت مجموعی اپنی جگہ پر قابلِ تشویش ہے لیکن ہم آج پاکستان کے حالات پر سنجیدگی سے غور کریں تو دل ڈوب جاتا ہے۔ روشنی کی کرن نظر نہیں آتی، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ سیاسی طور پر غیروں کے غلام ہیں۔ ہم معاشرتی طور پر اُن کی تہذیب کو اپنانا اپنے لیے قابل فخر سمجھتے ہیں اور معیشت جو آج کی مادی دنیا میں طاقتور اور کمزور ہونے کی سب سے بڑی بنیاد بن چکی ہے اُس حوالے سے تو ہمیں بدترین صورتِ حال کا سامنا ہے۔ ہم اس قدر مقروض ہیں کہ اپنے ملکی معاملات چلانے کے حوالے سے مفلوج ہو چکے ہیں۔ پہلے پوشیدہ طور پر اُن سے احکامات حاصل کرتے تھے اب کھلم کھلا اُن کی ہر سطح پر مداخلت کو قبول کر رہے ہیں۔ خارجی معاملات تو دور کی بات ہے اب داخلی سطح پر اُن سے باادب ہو کر ڈکٹیشن قبول کر رہے ہیں۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو قائم ہونے والا پاکستان جو اپنا مطلب لا الٰہ الا اللہ بتاتا ہے سودی معیشت کی جکڑ بندی میں تباہی کے دھانے پر پہنچ چکا ہے۔ اب اس کو بچانے کی ایک ہی صورت ہے کہ اس کی سیاست، معیشت اور معاشرت کو اس کی نظریاتی بنیادوں پر کھڑا کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے نے ہمیں پھر ایک موقع فراہم کیا ہے کہ ہم اس عالمگیر جکڑ بندی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں۔ ایٹم بم بنا کر تو گھاس کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی لیکن سودی نظام سے بغاوت اور حقیقی اسلامی ریاست کے قیام کی طرف پیش رفت ایٹم بم بنانے سے کہیں بڑا دعویٰ ہے۔ یہ سرمایہ دارانہ نظام کے دعویدار ہوں یا روس اور چین کی بے خدا حکومتیں ہوں سب کو ہمارے خلاف اکٹھا کر دے گا۔ ایسی صورت میں اگر ہم گھاس کھانے کے نعرے کو ایک حقیقت بنا کر دنیا کے سامنے ڈٹ جائیں جیسے افغان طالبان کی حکومت اس وقت ڈٹی ہوئی ہے ایسی صورت میں تکالیف تو بہت آئیں گی، مصائب کے پہاڑ تو ٹوٹ پڑیں گے لیکن معجزہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ کی سنت یہ ہے کہ انسان جب راہِ حق میں چٹان کی طرح ڈٹ جاتا ہے تو پھر جہاں انسانی کوششوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے خالق و مالک کائنات کی مدد کی ابتدا ہوتی ہے۔ بہر حال ہم یہ بات مکرر عرض کریں گے کہ دینی جماعتوں اور شخصیات کو آگے بڑھ کر قیادت کرنا ہوگی اپنی ذات اور جماعت کو مثال بنانا ہوگا۔ اُنہیں عوام کو پیٹ پر پتھر باندھنے کی نصیحت کرنا چاہیے لیکن ایسی حالت میں کہ اُن کے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوں۔ وہ روشنی کے مینار بنیں تاکہ عوام کو آگے بڑھنے میں اور نظام باطل کو جہنم واصل کرنے میں سہولت ہو بصورت دیگر اگر ہم نے اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھی اور اس دنیا کی استعماری قوتوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تو دنیا میں جو تباہی و بربادی آئے گی اور جو ذلت و رسوائی ہوگی وہ تو ہوگی ہی لیکن اُخروی سزا کا تو تصور بھی کرتے ہوئے ازسر تا پا کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ سودی لین دین اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بدترین استحصال ہے، اُن کے حقوق پر ڈاکہ ہے جو باہمی نفرت اور دشمنی کا موجب بنتا ہے۔ آخر میں ہم یہ کہنے سے ہرگز نہیں ہچکچائیں گے کہ اگر علماء کرام اور دینی جماعتوں نے سود کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے اپنا تن من دھن نہ لگایا تو اللہ رب العزت کا قہر اور غضب اس قوم پر نازل ہوگا جس کے اولین اور مرکزی ذمہ دار وہ ہوں گے۔

کیا ہمیں یہ یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ 1974ء میں جب عوام اور علماء کرام نے قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلائی تھی تو حکومت اُنہیں غیر مسلم قرار دینے پر مجبور ہوئی تھی اور جب پیپلز پارٹی کے دور میں 295/C کو آئین میں برقرار رکھنے کے لیے عوامی تحریک برپا ہوئی تھی تو وہ بھی کامیاب ہوئی تھی۔ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ ہم وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف اپیل کو واپس لینے کے لیے حکومت کو کیوں مجبور نہیں کر سکتے جبکہ اس وقت حکومت بڑی کمزور بنیادوں پر کھڑی ہے وہ اپنے اقتدار کو خطرے میں دیکھ کر عوامی مطالبے کے سامنے جھکنے پر یقیناً مجبور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

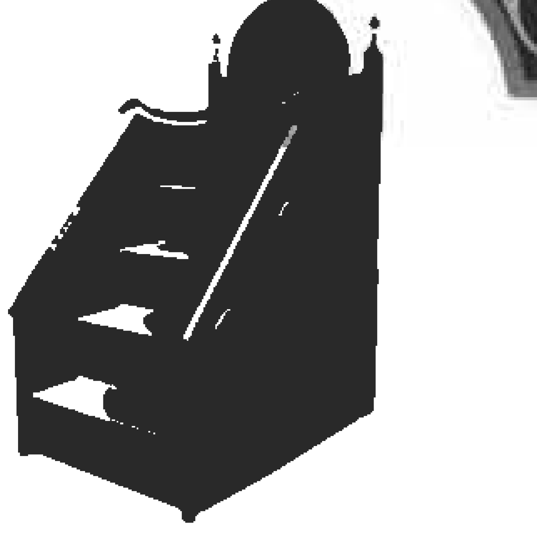

انفاق کے تقاضے

(سورۃ الحدید کی آیت 7 کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے یکم جولائی 2022ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابو ابراہیم

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

گزشتہ نشست میں سورۃ الحدید کی آیت 7 کے ذیل میں ایمان پر کلام ہوا تھا۔ ایک قانونی ایمان ہے اور ایک حقیقی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں مطلوب ہیں۔ آج ہم مسلمان زوال سے دوچار ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری اکثریت کا معاملہ قانونی ایمان (اقرار باللسان) تک محدود ہے۔ یعنی قانونی لحاظ سے تو ہم مسلمان ہیں لیکن وہ قلبی یقین والا ایمان جو ہمیں حقیقی مسلمان بنادے اور جس کے نتیجے میں بندے کا عمل بھی مسلمانوں والا ہو جائے‘ اس ایمان کی ہم میں بہت کمی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۳۹﴾ (آل عمران) ”اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔“

آج اگر مسلمان سربلند نہیں ہیں بلکہ ذلت اور پستی میں مبتلا ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قلبی یقین والا ایمان ہمارے دلوں کے اندر نہیں ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے بندے کو تیار کرتا ہے۔ سورۃ الحدید کی آیت 7 میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے دو مطالبات کیے ہیں: ایک ایمان اور دوسرا انفاق۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَكُمۡ مُّسۡتَخۡلَفِيۡنَ فِيۡهِ ؕ﴾ ”ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر اور خرچ کرو اُن سب میں سے جن میں اُس نے تمہیں خلافت عطا کی ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ انفاق کا تقاضا صرف مال کے لگائے جانے تک محدود نہیں ہے۔ گو کہ کئی مرتبہ انفاق فی سبیل اللہ کی اصطلاح کے ذیل میں قرآن حکیم میں مال کے انفاق کا تقاضا آتا ہے مگر یہ مقام بتا رہا ہے کہ انفاق صرف مال کے لگائے جانے تک محدود نہیں ہے۔ اللہ نے جسم کی صلاحیتیں دی ہیں، سوچنے کی صلاحیتیں دی ہیں، لکھنے کی صلاحیتیں دی ہیں، بولنے کی صلاحیتیں دی ہیں، اللہ تعالیٰ نے کسی کو convince کرنے کا فن دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دلائل پیش کر کے کسی معاملے کو موکد کر کے emphasis کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت دی ہے۔ اللہ نے کسی کو اولاد عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ نے کسی کو تعلقات عطا فرمائے، یعنی جس شے پر، جن وسائل پر، جن صلاحیتوں پر اللہ نے اختیار دیا ان سب کو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا تقاضا ہے۔ چاہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے لگانا ہو، گناہوں سے بچنے کے لیے صرف کرنا ہو، اللہ کے دین کی دعوت دوسروں تک پہنچانے کی جدوجہد ہو، اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد ہو۔ جیسا کہ سورۃ الحدید کی آیت 25 میں تمام رسولوں کا یہ مشن بیان ہوا:

”ہم نے بھیجا اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان اُتاری تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ اور ہم نے لوہا بھی اُتارا ہے اُس میں شدید جنگی صلاحیت ہے اور لوگوں کے لیے دوسری منفعتیں بھی ہیں۔ اور تا کہ اللہ جان لے کہ کون مدد کرتا ہے اُس کی اور اُس کے رسولوں کی غیب میں ہونے کے باوجود۔ یقیناً اللہ بہت قوت والا، بہت زبردست ہے۔“ (الحدید:25)

وہ پیغمبرانہ مشن جو ختم نبوت کے بعد اب اس امت کے کندھوں پر ہے اُس کو نبھانے کے لیے اُمتی نے اپنی ذات کی فکر نہیں کرنی، اپنے صرف چند انفرادی معاملات میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے تقاضے پورے نہیں کرنے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نمائندگی کرتے ہوئے اللہ کے اس دین کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا اور اللہ کے اس دین کی سربلندی کی جدوجہد کرنا اُمتی کی اصل ذمہ داری ہے۔ آج ہم جمعہ کی دو رکعت، رمضان کے روزے، ستائیسویں کی دعا، چند انفرادی نیکیاں کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور یہ سمجھ لیں کہ دین کے تقاضے پورے ہو گئے اور اب ہماری نجات پکی ہے تو یہ ہماری غلط فہمی ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا لہو طائف کی گلیوں میں اور احد کے میدان میں بہتا ہوا دکھائی دیتا ہے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد مقدس ترین جماعت ہے، اس جماعت کے 259 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانیں راہِ خدا میں پیش ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ وہاں فاقے بھی ہیں، دو دو مہینے چولھے کا نہ جلنا بھی ہے، وہاں پیٹ پر پتھروں کا باندھنا بھی دکھائی دیتا ہے، یہ ساری جدوجہد اُمت کے اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لیے تھی۔ وہ ہستیاں اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے جانیں راہ خدا میں پیش کر گئیں اور ہم چند نیکیوں پر مطمئن ہو کر اگر بیٹھ جائیں تو یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟ ہم اپنے عمل سے ان کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں، ہم اس طرزِ عمل سے کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَاَنۡفَقُوۡا لَهُمۡ اَجۡرٌ

كَبِيْرٌ ۝﴾ (الحدید) ''پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے (اپنے مال و جان کو) خرچ کیا' ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

اس اجر کی وضاحتیں بار ہا قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ہم ان وعدوں پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ہمارا عمل ثابت کر رہا ہوتا ہے کہ ہمیں ان وعدوں میں شبہات ہیں۔ جبکہ دنیوی معاملات میں ہم اپنی پوری جان لگاتے اور کھپاتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ بعد ہمیں تنخواہ ملے گی اس لیے ہم پورا مہینہ جان کھپاتے ہیں۔ لیکن مہینہ پورا ہونے سے قبل میری موت واقع ہو جائے یا میں جس کمپنی میں جاب کرتا ہوں وہ بند ہو جائے، بینک دیوالیہ ہو جائے، یا میں جس شخص کے ہاں نوکری کرتا ہوں اس کا انتقال ہو جائے وغیرہ وغیرہ، ایسے بیسیوں امکانات موجود ہوتے ہیں لیکن جیسا کہ اکنامکس کی اصطلاح میں کہتے ہیں:

"other things remaining the same."

یعنی سب کچھ ٹھیک رہے گا میں بھی زندہ رہوں گا، مہینہ بھی پورا ہوگا، مالک بھی زندہ ہوگا، کمپنی بھی بچے گی تنخواہ مل جائے گی۔ اس ایک امکان کے ساتھ بقیہ بہت سارے امکانات بھی ہیں مگر ان سب امکانات کے باوجود ہم پوری پابندی کے ساتھ صبح سے لے کر شام تک پورا مہینہ اپنے آپ کو کھپاتے ہیں۔ جبکہ اللہ اور رسول ﷺ نے جو وعدے کیے ہیں وہ یقینی ہیں ان میں کوئی دوسرا امکان نہیں ہے لیکن اس یقینی وعدے پر ہم کتنا یقین کر رہے ہیں؟ اس یقینی اجرت کے لیے ہم کتنی محنت کر رہے ہیں؟ جبکہ دنیوی معاملات میں جہاں کچھ بھی ہونے کا امکان ہے وہاں ہم کتنا یقین کر رہے ہیں؟ اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو پتا چل جائے گا کہ ہمارے اندر ایمان کس درجے کا موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قلبی یقین والا ایمان عطا فرمائے۔ اس آیت میں اہل ایمان سے ایمان اور انفاق کا تقاضا ہے۔ اس جامع اصطلاح میں پوری زندگی میں اللہ کی بندگی، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے، مال خرچ کرنے، اپنی صلاحیتیں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے وقف کرنے اور اپنے تمام وسائل کو اس کے لیے خرچ کرنے کا تقاضا ہے۔ بقول شاعر ؎

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں، میں اسی لیے نمازی

دوسرا موضوع: وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں کی اپیل

وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ دیا تھا اور حکومت کو 31 دسمبر 2022 تک کا وقت دیا تھا کہ اس دوران سود سے پاک معیشت کے لیے قانون سازی کی جائے۔ لیکن ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ ختم کرنے کو تیار نہیں ہو رہے۔ ہمارے حکمرانوں اور مالیاتی اداروں کی نیتیں کھل کر سامنے آ رہی ہیں۔ اللہ ہر ایک سے واقف ہے۔ حکمرانوں، بینکوں کے مالکان اور عوام سب کو موت آنی ہے۔ ہم لوگوں کو سمجھ نہیں آتی اور کسی برائی کو ہلکا سمجھتے ہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن میں اور رسول اللہ ﷺ اپنی احادیث میں ایسا انداز اختیار کرتے ہیں کہ جس کو سن کر انسان ہل کر رہ جاتا ہے۔ سود کے گناہ کے بارے میں قرآن میں اللہ کی کیا وعید ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ) ''اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سود میں سے جو باقی رہ گیا ہے اُسے چھوڑ دو' اگر تم واقعی مؤمن ہو۔'' آیت کا ظاہری انداز بتا رہا ہے کہ ایمان اور سود ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ آگے فرمایا:

﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ﴾ (البقرۃ: 279) ''پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔''

عقیدے میں بدترین گناہ شرک ہے اور اعمال میں بدترین گناہ سود ہے۔ یہ الفاظ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ کسی اور گناہ کے لیے قرآن پاک میں نہیں آئے۔ اسی طرح کا انداز نبی اکرم ﷺ کا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سود کے ستر گناہ

پریس ریلیز 15 جولائی 2022ء

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی خوش آئند ہے

اعجاز لطیف

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی خوش آئند ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر اعجاز لطیف نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ اس وقت عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں گذشتہ تین ماہ کی کم ترین سطح پر ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی تھی کہ عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں کمی کے تناسب سے عوام کو ریلیف دیا جاتا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم IMF کے طے کردہ ضابطوں میں اس بُری طرح جکڑے جا چکے ہیں کہ ہم کوئی فیصلہ اپنی آزاد مرضی اور عوامی مفادات کے مطابق نہیں کر پاتے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں IMF کے پروگرام کی بحالی اور توسیع پر جشن منانے کی بجائے اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ خارجی اور داخلی سطح پر مکمل طور پر خود مختار ہونے کے لیے ہم IMF کی غلامی سے کس طرح نکل سکتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اپنی ملکی و ملی خود مختاری کو بحال کرنے کے لیے ہمیں زبردست جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے ساری قوم کو تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم نے قائداعظم کے فرمودات پر عمل کر کے اپنی معیشت کو اسلامی بنیادوں پر استوار کیا ہوتا تو آج سامراج کے بنائے ہوئے IMF جیسے اداروں کے محتاج نہ ہوتے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہیں ان میں سے ادنیٰ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔'' (ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ)

یہ سن کر جسم میں جھرجھری آتی ہے لیکن جو سو مرتبہ اس حدیث کو سن کر سود کے دھندے میں لگے ہوئے ہیں تو ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ اسی طرح موطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ: ''سود پر پیسہ لگا کر ایک درہم اس کا کھانا 36 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔''

پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا اور 1949ء میں قرارداد مقاصد پاس کر کے یہ واضح کر دیا کہ یہاں کوئی قانون سازی قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہوگی۔ اس پاکستان میں سود کے خاتمے کے لیے کوششیں نصف صدی پہلے سے شروع ہو چکی تھیں۔ یہاں تک کہ 1973ء کے آئین میں لکھ دیا گیا کہ جلد از جلد حکومت سود کا خاتمہ کرے۔ پھر 1991ء میں وفاقی شرعی عدالت نے تقریباً 157 صفحات پر مشتمل فیصلہ دے دیا جس میں بینک انٹرسٹ سمیت ہر قسم کے ربا کو شریعت کے مطابق حرام قرار دیا گیا۔ جسٹس تنزیل الرحمن سے اس وقت کسی نے پوچھا تھا کہ کیا پاکستان میں سود سے پاک معیشت ممکن ہے تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر حکمرانوں کی نیت ٹھیک ہو تو بالکل ممکن ہے۔ پھر 1999ء میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بینچ نے سود کے خلاف ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل فیصلہ دیا۔ اس کے بعد پھر ریویو میں جا کر ایک ریمانڈ کیس بنایا گیا جس کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ وہ کوئی نیک نیتی پر مبنی نہیں تھا بلکہ اس کے پس پردہ بدنیتیاں شامل تھیں۔ اس کا فیصلہ بیس سال بعد جا کر اب آیا ہے اپریل 2022ء میں۔ اگر دیکھا جائے تو حکمرانوں نے ان فیصلوں سے انحراف کر کے ملک کو مزید تباہی میں دھکیلا ہے۔ اب بھی اگر حکمران سدھرنے کو تیار نہیں اور معاملہ لٹکاتے چلے جا رہے ہیں تو ان کی نیتیں کھل کر سامنے آرہی ہیں۔ سٹیٹ بینک نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ اس معاملے کو لٹکایا جائے گا یعنی حکمران معاملہ حل نہیں کرنا چاہتے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ مزید تباہی کی صورت میں نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو ہدایت اور صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

سودی معیشت کا محافظ سٹیٹ بینک آف پاکستان!!!

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

یہ رمضان المبارک 1443ھ کی 26 تاریخ تھی جب اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف ایک تاریخ ساز فیصلہ سنایا تھا۔ اس فیصلہ تک پہنچنے میں 19 سال لگے۔ یہ مقدمہ سود کے بارے میں تھا۔ اس میں عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک سے اس ''معاشی ام الخبائث'' (سود) کو ختم کرنے کے احکام صادر کرے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد یہ عظیم کام کر لیا جاتا اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ (The Supreme Authority) کا حکم ہے۔ اس حقیقت کو بانی پاکستان بخوبی سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے ''بینک دولت پاکستان'' کو حکم دیا تھا کہ وہ جلد از جلد ''مساوات اور معاشرتی انصاف کے حقیقی اسلامی تصور پر مبنی ایک معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کرے۔'' قائد اعظم کے حکم کی کتنی پاس داری کی گئی وہ سب کے سامنے ہے۔ بانی پاکستان کا حکم تو رہا ایک طرف اب اس سب سے بڑے بینک نے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مرکزی بینک ہے، سودی معیشت کی حفاظت اور سرپرستی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کے پیچھے اصلاً تو حکومتی ہاتھ ہے۔ اس لیے کہ یہ ان شریفوں کی ہی حکومت تھی جس نے یو بی ایل کے ذریعے اکتوبر 1991ء کے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا اور سات سال تک اس فیصلے کی راہ میں رکاوٹ ڈالے رکھی۔ بعد ازاں شریعت اپیلیٹ بینچ کے فیصلے کے ساتھ بھی یہی حشر کیا گیا اور یوں حالیہ فیصلے تک پہنچتے ہوئے 30 سال کا عرصہ بیت گیا اور اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ کا سلسلہ چلتا رہا۔ اپنے اسی کبیرہ گناہ کی پاداش میں شریفوں کو ذلیل وخوار بھی ہونا پڑا مگر یہ اپنی روش سے باز نہیں آئے۔ انہوں نے ایک مرد درویش ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ ملک کو سود سے پاک کریں گے لیکن یہ وعدہ وفا نہ کر سکے۔ اب دوبارہ انہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو سرد خانہ میں ڈالنے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کے لیے انہوں نے سٹیٹ بینک کو آلہ کار بنایا ہے۔ سٹیٹ بینک کی وفاداری چونکہ عالمی اداروں کے ساتھ ہے، اس لیے اس کو آگے کیا گیا ہے۔ اس کے یہ عزائم ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ اس نے دھیرے دھیرے خود مختاری حاصل کی ہے۔ پہلی بار بے نظیر حکومت نے اسے ریاست پاکستان سے آزاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جنوری 1997ء میں ملک معراج خالد کی نگراں حکومت نے اس کو مزید آزادی دے کر مکمل خود مختار کر دیا۔ اب یہ حکومتِ پاکستان کے ماتحت نہیں رہا تھا بلکہ ایک آزاد اور خود مختار ادارہ تھا، تاہم ابھی بھی اس کے گورنر کی تعیناتی وفاقی حکومت کے حکم سے کی جاتی ہے۔

قرائن بتا رہے ہیں کہ سٹیٹ بینک کی خود مختاری کے پیچھے اصل جذبہ محرکہ سودی معیشت کو برقرار رکھنا ہے۔ اس بینک کی تاریخ بتا رہی ہے کہ یہ دراصل پاکستان میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کا نمائندہ ادارہ ہے۔ اس کے گورنرز بالعموم انہی دونوں عالمی اداروں کے ملازم ہی رہے ہیں۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ یہ ''اسٹیٹ بینک آف پاکستان ہی ہے جس کے گورنر ہر سال وزیر خزانہ کے ہمراہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی سالانہ میٹنگ میں شرکت کرنے کے لیے جاتے ہیں۔'' حال ہی میں اس نے مزید خود مختاری بھی حاصل کی ہے۔ اس ضمن میں ایک ترمیمی بل پاس ہو چکا ہے۔ شنید ہے کہ یہ بل آئی ایم ایف کے دباؤ کے تحت منظور کیا گیا ہے۔ یہ بل سٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروس کارپوریشن آرڈیننس 2021 ترمیمی بل کہلاتا ہے۔ اس کے تحت ان امور کو کسی بھی قانونی کارروائی سے استثنیٰ دیا گیا ہے جو 'نیک نیتی' سے کیے گئے ہوں۔ یہ قانون شرح نمو کے بجائے مہنگائی پر قابو پانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کو خود مختاری دیتا ہے کیونکہ جولائی 2019 کو پاکستان نے جس آئی ایم ایف پروگرام پر رضامندی ظاہر کی تھی اس کے تحت یہ عمل لازمی قرار دیا گیا تھا۔

اب ذرا اسٹیٹ بینک کی اس اپیل کا جائزہ لیتے ہیں جو اس نے دیگر بینکوں کو ساتھ ملا کر وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف حالیہ فیصلے کے حوالے سے سپریم کورٹ میں دائر کی ہے۔ اس اپیل میں ایک مغالطہ پیدا کرنے کی بھونڈی کوشش کی گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ دستور کی دفعہ 203(F) کا سہارا لیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ

''وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے، حکم قطعی یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں قابل سماعت ہوگی'' جبکہ اسی دستور کی دفعہ 203 (الف) یہ کہہ رہی ہے کہ ''وفاقی شرعی عدالت کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔'' وفاقی شرعی عدالت نے جہاں قرآن وسنت کے واضح احکام کی روشنی میں اور مفصل دلائل وبراہین کی بنیاد پر فیصلہ دیا ہے وہاں پر دستور پاکستان کی دفعہ 38 (ایف) کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اس اپیل میں وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار پر پھر سوال اٹھایا گیا ہے جس پر پہلے ہی بحث مکمل ہو چکی ہے اور یہ تسلیم کیا گیا کہ وفاقی شرعی عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص کی ضامن ہے اور دستور کی دفعہ 227 کی رو سے ملک میں رائج کسی بھی قانون کو ختم کرنے کا فیصلہ دے سکتی ہے جیسا کہ موجودہ فیصلے میں سود کو اسلام کے صریح احکام کے خلاف قرار دیتے ہوئے ایسے تمام قوانین کو ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو سودی معیشت کو تحفظ دینے والے ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان اس وقت دوراہے پر کھڑا ہے۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ اسلام کے احکام کو مان کر اور ان پر عمل کر کے اللہ ورسول ﷺ سے برپا کی ہوئی جنگ کو ختم کر کے دنیا وآخرت میں کامیاب ہوں یا پھر اللہ ورسول کے خلاف بغاوت کر کے کسی بڑے سانحے کے لیے تیار ہوں۔ فیصلہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔

سٹیٹ بینک نے ایک اور مغالطہ بھی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنا اس کا مینڈیٹ ہے اور اس ضمن میں اس نے کچھ پیش رفت کی بھی ہے۔ اگر سٹیٹ بینک موجودہ اسلامی بینکاری کا کریڈٹ لینا چاہتا ہے تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس سلسلے میں سٹیٹ بینک کا ریاستی بینک ہونے کے ناطے صرف سرپرست کا کردار رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی کردار نہیں ہے۔ بلکہ اس نے تو اسلامی بینکاری کے حوالے سے اس ابتدائی کام میں بھی رکاوٹیں ہی ڈالی ہیں۔ اس کے تحقیقی ادارے نے آج تک کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا۔ مفتی تقی عثمانی صاحب شاکی ہیں کہ انہوں نے جو روڈ میپ سود سے پاک بینکاری کا دیا تھا اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ اغلباً اس میں بڑی رکاوٹ حکومتی اشیر باد سے سٹیٹ بینک ہی ہے۔

آخر میں ہم حکومتی اتحادی جماعت جمیعت علمائے اسلام اور جماعت اسلامی کے ارکان پارلیمنٹ سے گزارش کریں گے کہ وہ پارلیمنٹ کے اندر سود کے خلاف شرعی عدالت کے فیصلے کی تنفیذ کے لیے مہم چلائیں اور ان قوانین کو جو شریعت سے متصادم ہیں ختم کرنے کی سعی کریں۔ اس وقت عوام میں بیداری آ رہی ہے اور یہ سننے میں آیا ہے کہ لوگ نجی بینکوں سے اپنے کھاتے ختم کر رہے ہیں۔ کچھ بڑے سرمایہ داروں اور تاجروں کی طرف سے بھی پیش قدمی ہوئی ہے۔ ایسے میں حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ سود جیسے حرام مطلق کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ ایک بڑا کام یہ کرنا ہے کہ دستور کے اندر بعض دفعات میں باہمی تضاد پایا جاتا ہے۔ ان کو بھی ختم کرنے کے لیے ترمیمی بل تیار کیا جائے۔ یادش بخیر! تنظیم اسلامی نے دستوری تضادات کو ختم کرنے کے لیے ایک ترمیمی بل ماہرین قانون کے تعاون سے 2007ء میں تیار کیا تھا۔ اگر جمیعت علمائے اسلام، جماعت اسلامی اور دیگر مذہبی جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ ہمت کریں تو تنظیم اسلامی کے مرکز ''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور سے رابطہ کریں۔ فون: 042-35473375

فی الوقت تمام مکاتب فکر کے علماء اور دینی جماعتوں کو ان بینکوں کی شرارت کی کھل کر مخالفت کرنی چاہیے۔

اصل ضرورت اس امر کی ہے اور اس کا دیرپا اور مستقل حل تو یہ ہے کہ اس مسئلے کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے وہ اس طرح کہ 31 علماء کے 22 نکات کی تنفیذ کا مطالبہ کیا جائے اور شریعت کے تمام قوانین کی تنفیذ کے لیے اور نظام مصطفی ﷺ کے سنہری اصولوں کے نفاذ کے لیے ایک ملک گیر تحریک چلائی جائے۔ موجودہ سیاسی نظام مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ اس سال رمضان المبارک کی پرنور ساعتوں میں ہمارے ملک کی جو سیاسی فضا بنی رہی، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خرابی کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اس ملک میں کوئی نظام نہیں ہے۔ سیاست دان اتنے کرپٹ ہیں کہ اب انہیں ان خباثتوں کے ساتھ قوم قبول کر رہی ہے جو تباہی کو دعوت دینا ہے۔ یاد رکھیے! اس ملک میں سوائے اسلام کے اور کوئی نظام نہیں چل سکتا۔ اس لیے جتنی تاخیر ہوگی ملک خطرات سے دوچار رہے گا اور اندیشہ ہے کہ ملک کے حصے بخرے نہ ہو جائیں۔ ہمیں جوڑنے والی واحد طاقت دین اسلام ہے اور اس سے پہلوتہی کے بڑے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں سود کی حرمت کے حوالے سے ابہام پیدا کرنا سٹیٹ بینک کی انتظامیہ کی وہ جسارت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ سکتا ہے۔ اس ملک سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ سٹیٹ بینک اپنی اپیل واپس لے اور اس کے گورنر اللہ کے حضور توبہ کریں اور پوری قوم سے معافی مانگیں کیونکہ انہوں نے 22 کروڑ مسلمانوں کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(23 جون تا 2 جولائی 2022ء)

جمعرات (23 جون) مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (24 جون) کو جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ رات توسیعی عاملہ اور دیگر اجلاسوں میں شرکت کے لیے لاہور آنا ہوا۔

ہفتہ (25 جون) کی صبح توسیعی عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب اپنے چچا کے انتقال کی بنا پر ان کے جنازے میں شرکت کے لیے کراچی واپس جانا پڑا۔

بدھ (29 جون) کو کراچی کے تینوں حلقوں کی طرف سے وفاقی شرعی عدالت کے سود کی حرمت کے متعلق فیصلہ کے خلاف بنکوں کی اپیل کے خلاف نکالی گئی مشترکہ ریلی میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

جمعرات (30 جون) مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (یکم جولائی) کو جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (2 جولائی) کی صبح کراچی سے سفر حج کے لیے جدہ روانگی ہوئی۔ وہاں پر اپنے گروپ اور دیگر گروپس میں بات چیت کا موقع ملتا رہا ہے۔ نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

سٹیٹ بینک سمیت وہ تمام لوگ جو وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف جا رہے ہیں، انہیں پاکستان، پاکستانی عوام اور پاکستانی معیشت پر رحم کرنا چاہیے کیونکہ ملک و قوم پہلے ہی سودی معیشت کی وجہ سے شدید عذاب میں مبتلا ہیں: حافظ عاطف وحید

تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کو مل کر اقامت دین اور خلافت کے نظام کے لیے اب فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی ضرورت ہے: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

سٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں کی وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: سود کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کا بڑا واضح اور وسیع فیصلہ تھا اور کورٹ نے حکومت کو متبادل نظام وضع کرنے کے لیے کافی مناسب وقت دیا۔ لیکن سٹیٹ بینک اور چار نجی بینکوں نے اس فیصلے کے خلاف اپیل فائل کر دی‘ آپ کے خیال میں اس اپیل فائل کرنے کا مقصد کیا تھا؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: ظاہری طور پر اس کا مقصد سوائے اس کے اور کوئی نظر نہیں آتا کہ وہ سودی نظام کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ سودی نظام کے اندر ہی ان کے لیے بڑی آسانیاں ہیں‘ وہ حکومت کو ہی قرض دیتے ہیں اور 15 فیصد سود لے رہے ہیں۔ بینکوں کا سارا نظام ہی اسی سود پر چل رہا ہے۔ اربوں روپے کا منافع ان کو اس بناء پر مل رہا ہے۔ اس لیے وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ ایک لحاظ سے ان کے لیے پیغام موت ہے۔ سٹیٹ بینک کی تو بنیاد بھی قائداعظم نے رکھی تھی اور اس کے افتتاح کے موقع پر کہا تھا:

”یہ مغرب کا معاشی نظام کھوکھلا اور بے بنیاد نظام ہے۔ اس نے انسانیت کے استحصال کے علاوہ اور کچھ نہیں دیا اور میں سٹیٹ بینک کے ریسرچرز سے یہ بات کروں گا کہ وہ اسلام کے معاشی نظام کی بنیاد پر بینکاری کا ایک پورا نظام بنائیں اور میں خود اس کام کی نگرانی کروں گا۔“

یہ سٹیٹ بینک کی ذمہ داری تھی کہ وہ قائداعظم کے اس فرمان پر عمل کرتا لیکن سٹیٹ بینک نے قائداعظم کی اس بات کو پرکاہ کے برابر کوئی اہمیت نہیں دی۔ 1991ء میں وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف پہلا فیصلہ آیا تھا اس کے بعد سٹیٹ بینک نے 31 سال ضائع کر دیے ورنہ سٹیٹ بینک کو ان 31 سالوں میں پورا ایک غیر سودی نظام لا کر رکھ دینا چاہیے تھا کہ یہ وہ نظام ہے جس کے متعلق قائداعظم نے فرمایا تھا۔ وفاقی شرعی عدالت نے اس وقت بھی مناسب وقت دیا کہ اس دوران سودی نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ غیر سودی معاشی نظام قائم کیا جائے۔ پھر آئین میں سود کو ختم کرنے کے لیے پچاس سال پہلے طے کر گیا تھا۔ اس دفعہ بھی ہم چونکہ وہاں پٹیشنر تھے اور ہمارا یہ خیال تھا کہ دو سال کافی ہیں لیکن عدالت نے کہا اب یہ اس بات کا بہانا کر کے اپیل میں نہ جائیں کہ ہمارے

مرتب: محمد رفیق چودھری

پاس مدت کم ہے۔ لیکن ان کی نیتیں خراب ہیں، ان کا ارادہ اسی سودی نظام کو جاری رکھنے کا ہے اس کو ختم کرنے کا نہیں ہے۔

سوال: اپیل کے بعد سٹیٹ بینک کی طرف سے یہ اعلان آیا ہے کہ ہم نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے حوالے سے رہنمائی کے لیے سپریم کورٹ میں اپیل کی ہے‘ یہ کیسی رہنمائی ہے اور یہ کیسی اپیل ہے؟

حافظ عاطف وحید: یہ صرف بیانات کی حد تک ہے کہ ہم رہنمائی چاہتے ہیں۔ رہنمائی کے انداز اور ہوتے ہیں۔ یہ باقاعدہ ایک اپیل ہے جو 203F کلاز کے مطابق دائر ہوئی ہے۔ اگر ان کی نیت میں واقعتاً کوئی خیر کی بات ہوتی تو انہیں چاہیے تھا رہنمائی کے لیے واپس فیڈرل شریعت کورٹ ہی جاتے۔ اپیل کی بعض شقوں سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انہیں واقعتاً یکم جون اور 31 دسمبر کی ڈیڈلائن کے بارے میں راہنمائی درکار ہے لیکن ان کی وضاحت کے لیے اگر جانا بھی تھا تو فیڈرل شریعت کورٹ کے پاس جانا بنتا تھا۔ لیکن یہ وہاں نہیں گئے بلکہ یہ سپریم کورٹ میں چلے گئے۔ البتہ انہوں نے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کی plea نہیں لی بلکہ انہوں نے درستگی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس اعتبار سے انہوں نے اپنے آپ کو عوام کے غیظ و غضب سے بچانے کا کچھ اہتمام ضرور کیا ہے۔ دراصل ہمارے آئین کے اندر جہاں مثبت چیزیں موجود ہیں وہاں کچھ کمزوریاں اور خامیاں بھی ہیں۔ مثال کے طور پر سود کے خلاف فیصلے کے خلاف پہلے بھی ایک اپیل ہو چکی ہے اور اسے نمٹایا جا چکا ہے۔ اس کے بعد پھر ریویو میں جا کر ایک ریمانڈ کیس 2002ء میں بنایا گیا جس کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ وہ کوئی نیک نیتی پر مبنی نہیں تھا بلکہ اس کے پس پردہ بدنیتیاں شامل تھیں۔ بیس سال بعد اس کا فیصلہ بھی سود کے خلاف ہی آیا تو اب اپیل میں جانے کا کیا جواز باقی تھا؟ بدقسمتی سے آئین اس حوالے سے کوئی واضح مؤقف نہیں دے رہا کہ ایک دفعہ اپیل ہو چکی ہو اور اس کا فیصلہ بھی آ چکا ہو تو پھر دوسری دفعہ کی اپیل کیسے ہو سکتی ہے۔ آئین میں یہاں خلاء موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب بھی وفاقی شرعی عدالت سود کے خلاف فیصلہ دے گی تو اس کے خلاف اپیل ہو جائے گی اور اس طرح وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں اب اپیل کے اس معاملے کو روک لگنی چاہیے نہیں تو قومی ایشوز پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔ اسی طرح بعض دوسرے آئینی معاملات ایسے ہیں جن کو بہتر کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر سپریم کورٹ کی شریعت اپیلٹ بینچ میں کون سے علماء جج بٹھائے جائیں گے۔ پورے آئین میں کسی اہلیت کا تذکرہ نہیں ملتا۔ صرف صدر کی صوابدید پر ہے کہ وہ جس کو چاہے بٹھا دے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک متنازعہ شخص رشید جالندھری کو بٹھا دیا گیا۔ ظاہر ہے انہیں اسلام سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن حیلہ سازی کی

جاتی ہے۔یعنی اس ضمن میں آئین میں واضح فارمولا نہیں ہے۔ پھران کو ڈی نوٹیفائی بھی ایک صدارتی حکم کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ بہرحال جب تک یہ معاملات آئینی بنیادوں پر مضبوط نہیں ہوں گے اوران خلاؤں کو پُر نہیں کیا جائے گا اس وقت تک وفاقی شرعی عدالت کی حیثیت ایک بہت ہی مجبور اور مقہور قسم کی عدالت کی رہ جائے گی۔ اس حوالے سے پہلا کام کرنے کا یہ ہے کہ کچھ آئینی اصلاحات کی جائیں۔ اس حوالے سے رائے عامہ کو ہموار کیا جائے تاکہ اتنے اہم ادارے کے فیصلوں کی کوئی وقعت بنے اوران کو واقعتاً عملاً اختیار کرنے کا راستہ پیدا ہو۔

سوال: تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی گزشتہ کئی سالوں سے سود کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں' کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ سودی معیشت کے رکھوالوں کے خلاف عملی اقدام کے لیے عوام اٹھ کھڑے ہوں؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: اسلامی معاشی نظام مکمل طور پر نافذ کرنے سے صحیح نتائج نکلتے ہیں اور یہ کرنا چاہیے۔لیکن موجودہ نظام میں سود کی رکھوالی کرنے والے ہی طاقت میں ہیں۔ یہاں عدالتیں بھی دس دس سال کیس کی سماعت نہیں کرتیں تو یوں وہ بھی سودی معیشت کی محافظ بن جاتی ہیں۔سود کے خلاف پہلا فیصلہ 1991ء میں آیا تھا اوراس کے خلاف اپیل دائر کی گئی تو اس اپیل کی سماعت جاکر 1999ء میں ہوئی۔ پھر 2002ء میں جب دوبارہ کیس ریمانڈ کے بعد سماعت کے لیے fix ہوا تو اس کی پہلی سماعت 2015ء میں شروع ہوئی۔ عدالتوں کو دیکھنا چاہیے کہ ہم ایک ایک دن گناہ کے اندر گزار رہے ہیں اور پوری قوم اس گناہ میں شریک ہوتی ہے۔ تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کو مل کر اقامت دین اور خلافت کے نظام کے لیے اب فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ایک کشمکش جاری ہے۔ ایک طرف سیکولر اور بے دین طبقہ دیندار لوگوں کے آگے رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے کہ کہیں اسلامی لوگوں کے قدم آگے نہ بڑھیں۔ اسی طرح ہمیں سوچنا چاہیے کہ ان کے ساتھ کیسے مقابلہ کرنا ہے۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ جن دینی جماعتوں کا مقصد وجود دین کو قائم کرنا ہے۔ ان کو بہرحال ایک فیصلہ کن پیش رفت کرنی چاہیے۔

سوال: ہمارے بینکوں نے شریعت کورٹ کے سود کے حوالے سے فیصلہ کے خلاف اپیل فائل کی ہے، سپریم کورٹ اس اپیل کو سن رہی ہے۔ کیا سپریم کورٹ کا یہ اپیل سننا اللہ اوراس کے رسولؐ کے خلاف عدالت لگانے کے مترادف نہیں؟

حافظ عاطف وحید: اس معاملے کو پھر اُسی بات کی طرف لوٹانا ہوگا کہ یہ عدالتیں کس ضابطے کے مطابق کوئی کیس سنتی ہیں اور کس ضابطے کے مطابق فیصلے کرتی ہیں؟ اس کے لیے آئین پاکستان ہی ہمارا ریفرینس پوائنٹ بنتا ہے۔ بدقسمتی سے آئین پاکستان میں جہاں قرآن وسنت کی مکمل بالادستی کی شقیں موجود ہیں وہیں آئین میں ایسے رخنے بھی موجود ہیں جن کی وجہ سے عدالتوں کے ذریعے قرآن وسنت کے احکامات کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں اور شریعت کے حوالے سے لیت ولعل سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ اصل میں پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ یہ صرف ایک عدالت، حکومت یا بینک کا ایشو نہیں ہے۔ اس وقت ہماری قوم قولی طور پر سب کچھ مانتی ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے، رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں، آپ ﷺ

> سٹیٹ بینک سمیت چند نجی بینک حکومت کو جو قرضے دیتے ہیں ان پر 15 فیصد سود وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے عوام مہنگائی سے مر رہی ہے لیکن ان بینکوں کو فائدہ ہی فائدہ ہے اس لیے وہ سودی نظام کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

کا اسوہ ہمارے لیے نمونہ ہے لیکن عملی طور پر اسلام پر چلنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہماری قوم میں اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا جذبہ موجود ہے؟ کتنے فیصد لوگ عمل کرتے ہیں؟ چنانچہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ اصل میں ہماری نیتوں اور ہمارے ارادوں کی reflection ہے۔ لہٰذا صرف سپریم کورٹ کو مطعون کرنے سے معاملہ حل نہیں ہوگا۔ اس میں یقیناً عوام وخواص سب کو ہدف بنانے کی ضرورت ہے۔ آئین کے معاملات کو ان جماعتوں کو بہت توجہ سے دیکھنا چاہیے جو آئینی جدوجہد کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہیں تاکہ آئین کا ایشو پہلے حل ہو۔ یقیناً سودی معاش اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے جو ہم مسلمانوں نے چھیڑی ہوئی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ آج ہم بدترین معاشی بحران کا شکار ہیں۔ جیسے احادیث میں بتایا گیا تھا کہ اگر کسی قوم میں سود کا لین دین عام ہوجائے تو وہ معاشی بدحالی اور قحط کے عذاب میں مبتلا ہوجائے گی۔ ہم اس وقت اسی عذاب میں مبتلا ہیں۔ اس کے لیے قوم کو اجتماعی طور پر توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک پورا اسلامی نظام قائم نہیں ہوتا ہے تو اس وقت تک ہم اللہ کی مدد اور شریعت کی برکات سے محروم رہیں گے۔

سوال: مولانا فضل الرحمن فرماتے ہیں کہ عمران خان کی حکومت امریکی سازش سے نہیں گئی بلکہ ان کی سازش سے گئی ہے۔ اگر مولانا اتنے مضبوط ہیں کہ ان کی سازش سے حکومت گر سکتی ہے تو وہ سود کے خاتمے کے لیے کوئی اہم رول کیوں نہیں ادا کرتے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: مولانا ایک قابل قدر شخصیت ہیں، ایک بہت بڑے طبقے کے راہنما ہیں پھر پارلیمنٹ میں عددی قوت بھی رکھتے ہیں، اس کے علاوہ پی ڈی ایم کے سربراہ بھی ہیں۔ یعنی ان کی حیثیت ایک ذیلی اور ضمنی کی نہیں ہے بلکہ ان کی حیثیت بڑی بنیادی ہے۔ اس لیے انہیں اس حوالے سے کردار ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ دینی ایشو پر بھی دینی راہنما یا دینی جماعتیں اپنا کردار ادا نہ کرسکیں تو پھر کس چیز پر کریں گے۔ اگر سود کا تحفظ پی ڈی ایم کی حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے جس میں مولانا فضل الرحمن صاحب اور پروفیسر ساجد میر صاحب کی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انس نورانی، مولانا طاہر اشرفی اور مولانا راغب نعیمی بھی شامل ہیں تو پھر ان کے پیچھے جو عوام ہیں، ان پر کیا اثر جائے گا۔ لہٰذا ان شخصیات کو اس حوالے سے سوچنا چاہیے۔ حضرت عمر فاروق ؓ کا قول ہے کہ ہم وہ قوم ہیں جن کو اللہ نے اسلام کے ساتھ عزت دی ہے۔ اسی طرح ہمارے علماء کرام اور دینی جماعتوں کی عزتیں اسلام کی وجہ سے ہیں۔ اگر اسلام کے کسی حکم کے تحفظ کے لیے وہ کوئی کردار ادا نہ کرسکیں تو یہ سوالیہ نشان ہے۔ مولانا فضل الرحمن کو پہلا کام یہی کرنا چاہیے تھا کہ وہ اپنی اتحادی حکومت سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو قبول کرواتے۔ دوسرا ان کی طرف سے واضح اعلان آنا چاہیے تھا کہ ہم اس فیصلے پر من وعن عمل کریں گے۔ تیسرا علماء کی ایک ٹاسک فورس قائم کرنی چاہیے تاکہ اس طرح کے مسائل کو حل کرنے میں علماء کردار ادا کرسکیں۔ اس حوالے سے مولانا کی طرف سے ان کے بیٹے مولانا اسعد محمود صاحب نے پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے، اس میں صرف نیشنل بنک کا نام لیا گیا۔ حالانکہ انہیں سارے بنکوں اور بالخصوص سٹیٹ بنک کے بارے میں بات کرنی چاہیے تھی۔ پھر یہ دباؤ صرف اپیل واپس کرنے کے لیے نہیں ہونا چاہیے بلکہ پورے فیصلے پر عمل درآمد کروانے کے لیے ہونا چاہیے۔ مولانا زاہد الراشدی کا مولانا فضل الرحمن کے ساتھ ذاتی تعلق ہے اور وہ بہت قریب ہیں۔ ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ فضل الرحمن صاحب سے اس

معاملے پر بات کریں تا کہ وہ اگر حکومت کے اتحادی ہیں تو اس سے دینی فوائد تو حاصل کریں ۔لیکن اگر صرف وزارتیں حاصل کرنی ہیں تو وہ کوئی مقصد نہیں ہے۔

سوال: سوشل میڈیا پر یہ مہم چلائی جارہی ہے کہ جو بینک اپیل میں گئے ہیں تو صارفین ان کا بائیکاٹ کریں ۔کیا یہ بائیکاٹ مہم ان بینکوں کو اس عمل سے باز رکھنے کے لیے کافی ہوگی؟

حافظ عاطف وحید: مختلف اطراف سے بائیکاٹ کا جو فیصلہ آرہا ہے اس میں مختلف نامور نام بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ ان کا بائیکاٹ ہونا چاہیے ۔یہ بظاہر مظلوموں کی آواز ہے کہ ہم یہ کر کے اپنے جذبات اور رنج وغم کا اظہار کر سکتے ہیں اور اپنے اکاؤنٹس بند کر سکتے ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ بینک اپنی اپیل میں جانے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں گے اور بیک فٹ پر چلے جائیں گے لیکن اس کا فائدہ بھی اسی وقت ہوگا جب تمام اپیلیں واپس ہوں۔اب خبریں آرہی ہیں کہ چار بینکوں نے اپنی اپیلیں واپس لے لی ہیں اور اگر دوبارہ اپیل کرنا ہوگی تو مشاورت کے بعد کی جائے گی ۔ البتہ انہوں نے مزید وقت مانگ لیا ہے۔عدالت نے حکومت کو چھ ماہ کا وقت دیا تھا کہ اس دوران قانون سازی کر کے ربا سے متعلق شقوں کو بدلا جائے لیکن کوئی پرائیویٹ پارٹی انفرادی طور پر دو ماہ کے اندر اندر اپیل کر سکتی ہے ۔ دراصل انہوں نے یہ وقت مانگ کر مزید اپیل کی گنجائش بڑھائی ہے ۔لہٰذا عوامی بائیکاٹ یا احتجاج کا فائدہ تب ہوگا جب سٹیٹ بینک سمیت تمام فریق اپنی اپیلیں واپس لے لیں اور پھر چھ ماہ میں وفاقی اور صوبائی حکومتیں بھی اپیل میں نہ جائیں۔ تب اس فیصلے کے نفاذ کی کوئی امید رکھی جاسکتی ہے اور اگر اس فیصلے پر من وعن عمل کرلیا جائے تو ربا کی تمام شکلوں کا خاتمہ ممکن ہوسکتا ہے۔اس حوالے سے یہ فیصلہ ایک اثاثہ کا درجہ رکھتا ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیے۔ جو لوگ اس کے خلاف جارہے ہیں انہیں پاکستان کی عوام اور معیشت پر رحم کھانا چاہیے۔ اس پر عمل کرنے میں ہی خیر ہے۔ امید ہے کہ اگر عوامی مہم اس طرح جاری رہی تو سٹیٹ بینک کو بھی اپیل withdraw کرنا پڑے گی۔

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: اس اپیل کی وجہ سے اس سودی نظام کو ایک دن میں اتنا بڑا دھچکا لگا ہے کہ لوگوں نے کروڑوں روپے نکال لیے ہیں۔ جماعت اسلامی کا ادارہ الخدمت فاؤنڈیشن ہے اس نے ان بینکوں میں اکاؤنٹ اس لیے کھولے تھے کیونکہ ان کی شاخیں دور دیہاتوں تک پھیلی ہوئی ہیں اور چونکہ الخدمت فاؤنڈیشن یتیم بچوں کی کفالت کا نظام چلاتی ہے چنانچہ ان کے لیے اس بائیکاٹ پر عمل کرنا بہت مشکل معاملہ تھا لیکن انہوں نے دیگر تمام پراجیکٹس کی رقوم نکلوا کر دوسروں بینکوں میں جمع کروادی ہیں ۔صرف یتیم بچوں کی کفالت کا معاملہ ابھی تک چل رہا ہے ۔ یہ بائیکاٹ کا ہتھیار بہت موثر تھا۔اسی طرح سٹیٹ بینک تنہا رہ جاتا ہے تو اس کے باہر مظاہرے ہوں گے۔

سوال: پوری دنیا میں سودی نظام کا دائرہ کار بڑا مضبوط ہے اور ظاہر ہے ایسی صورت حال میں مسلمان مجبور ہیں ۔ اگر مسلمان اس سے نکلنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کفارہ کیا ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ سود اتنا پھیل جائے گا جیسے ہواؤں کے اندر جراثیم پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ جو اس سے بچنا چاہیں گے ان تک بھی اس کا گرد وغبار پہنچے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے کہ وہ گرد وغبار اتنا ہے کہ ہر چیز کے اندر سود شامل ہے۔ لوگوں کو توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ جو لوگ اس میں کسی درجے میں ملوث ہیں اگر وہ اس کو چھوڑنے کی نیت کرلیں تو اللہ معاف کر دے گا۔لیکن وہ حکومتیں جو سودی نظام کی محافظ بنی ہوئی ہیں وہ تو سب کا گناہ اپنے سر لے رہی ہیں۔حکمرانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اپنے گناہوں کی گٹھڑی لے کر محشر میں داخل ہونا ، پھر میزان تک پہنچنا اور پل صراط عبور کرنا کتنا مشکل ہے کجا یہ کہ 22 کروڑ انسانوں کے گناہوں کا بوجھ بھی آپ کے سر ہو۔ جب تک وہ اس سے دستبردار نہیں ہوتے وہ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کام کر رہے ہیں۔

سوال: اعداد وشمار کو سامنے رکھیں تو پاکستان اپنے ٹیکس ریونیو کا آدھے سے زائد سود کی مد میں ادا کر دیتا ہے۔یعنی تقریباً چار ہزار ارب سود قرضوں کا ادا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان اب مزید قرضے لے رہا ہے تو مزید سود ادا کرنا پڑے گا۔ بظاہر اس صورت حال میں پاکستان اگلے پچاس سال میں بھی سودی معیشت سے جان نہیں چھڑوا سکتا۔کیا موجودہ پارلیمانی جمہوری نظام میں رہتے ہوئے سود جیسی لعنت سے چھٹکارا ممکن ہے؟

حافظ عاطف وحید: چاہے پارلیمانی نظام ہو یا صدارتی نظام ہو جب تک گورننگ قوانین تبدیل نہیں ہوتے سود سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے ۔ اسلام کا شورائی نظام ایک بہترین نظام ہے۔ اس میں امارت وخلافت کا تصور ہے ۔یہ ساری چیزیں ہمارے لیے آئیڈیل ہیں۔ والد محترم ڈاکٹر اسرار احمد ؒ ساری عمر اسی کے لیے جدوجہد کرتے رہے ۔ڈاکٹر صاحب ؒ کا خیال تھا کہ صدارتی نظام خلافت سے قریب تر ہے۔ اگر پارلیمانی نظام ہی ہم پر مسلط رہتا ہے اور اس میں ہم آئینی ترامیم لاسکیں جن کی وجہ سے شریعت کی بالادستی کی رکاوٹیں دور ہوجائیں تو سود کے نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک راستہ پیدا ہوجائے گا۔اگر آئین میں شق نمبر 2، جو بنیادی طور پر قرارداد مقاصد تھی ، جو پھر 2A بن کر آئین کا مستقل حصہ بنی ہے۔اسی کے ساتھ ایک 2B اور شامل ہوجائے کہ کوئی قانون خلاف قرآن وسنت پاس نہیں ہوسکتا۔ اس شق کو ایسے محیط کر دیا جائے گویا وہ پورے آئین پر overriding حیثیت رکھتی ہو کہ جو اس سے تصادم کی شق ہوگی اس میں اس شق کی حیثیت بالاتر ہوگی ۔ پھر اسی آئین میں ایک ایسی پروویژن پیدا ہوجائے گی کہ آئینی پراسس سے ،عدالتی پراسس سے اسلام کے نفاذ کے لیے راستے کھلتے جائیں گے ۔لیکن اس کے لیے پارلیمنٹ میں اکثریت چاہیے اور جنہوں نے یہ قانون پاس کرنا ہے ان کی Political will بھی چاہیے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے ۔اس کا ایک ہی حل ہے کہ شریعت کی مکمل بالادستی کے لیے اپنی جدوجہد پر فوکس کیا جائے۔اس وقت تک جو کامیابی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو کنفیوژن پیدا کی گئی تھی کہ بینک انٹرسٹ ربا ہے یا نہیں ہے وہ ختم ہوگئی اور اب یہ ایک مرتبہ پھر واضح ہو گیا کہ بینک انٹرسٹ بھی ربا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس دفعہ جو پٹیشن فائل ہوئی ہے اس میں اس کی بجائے دوسرے مسائل کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔یعنی نئے نئے پوائنٹ اٹھا کر اس فیصلے کو متنازع بنانے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن وہ جو کنفیوژن پیدا کی گئی تھی کہ بنک انٹرسٹ ربا نہیں ہے وہ اس دفعہ کی اپیل میں نہیں ہے ۔ یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے ۔کیونکہ اس کنفیوژن کے دور ہونے سے عوام میں اسلامی اقدار کا رجحان پیدا ہوگا جو ایک فطری میلان طبع ہوگا کہ یہ چیز غلط ہے اور پھر سوال پیدا ہوگا کہ صحیح چیز کیا ہے۔اور جب بندہ صحیح چیز کی کھوج میں پڑتا ہے تو وہ کامیاب ہوجاتا ہے۔

۞۞۞

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

سیدہ فریعہ بن مالک رضی اللہ عنہا

فرید اللہ مروت

نام ونسب

نام فریعہ، والد کا نام مالک بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن الابجر (حذرہ) بن عوف بن حارث بن خزرج ۔ والدہ کا نام انیسہ بنت ابی حارثہ تھا۔ وہ قبیلہ عدی بن نجار سے تھیں۔ مشہور صحابی، محدث اور مفتی مدینہ ابوسعید خدری ؓ ان کے بھائی تھے۔ ان کا اصل نام سعد بن مالک تھا۔

’’ابوسعیدؓ علماء، فضلاء، دانشوروں اور اعلیٰ درجے کے حفاظ حدیث میں سے تھے۔‘‘ (الاستیعاب از علامہ عبدالبر)

سیدہ فریعہ ؓ کی والدہ کی طرف سے ہمشیرہ ام سہل بن نعمان انصاریہ ؓ وہ مومنہ خاتون تھیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سیدہ فریعہ ؓ کے والد کی طرف سے بھائی قتادہ بن نعمان انصاری ؓ جنگ بدر میں شریک ہونے والے مجاہد اور جنگ احد کے ماہر تیرانداز تھے۔

اسلام

مدینہ میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ بیعت عقبہ سے جاری تھا۔ انصار خود داعی اسلام بن کر توحید کا پیغام اپنے قبیلوں کو پہنچاتے تھے۔ مالک بن سنان نے اسی زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ شوہر کے ساتھ بیوی بھی اسلام لائیں۔ اس لیے سیدہ فریعہ ؓ نے مسلمان ماں باپ کے دامن میں تربیت پائی۔

آپؓ کے خاندان کی حضور ﷺ سے عقیدت

مدینہ منورہ میں اعلان ہوا کہ نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچنے والے ہیں۔ یہ اعلان سنتے ہی لوگ اپنے گھروں کو خالی چھوڑ کر معزز مہمان کا استقبال کرنے کے لیے باہر نکل آئے۔ مالک بن سنانؓ، ان کی بیٹی فریعہؓ اور سارا خاندان استقبال کرنے والوں میں پیش پیش تھا۔

شادی

سیدہ فریعہ ؓ کی شادی سہل بن رافع بن بشیر الخزرج کے ساتھ ہوئی جو قبیلہ خزرج کا چشم و چراغ تھے۔ جنگ احد میں شریک تھے۔ بعض روایات میں سہل بن رافع اور ان کے بھائی نے مسجد نبویؐ کے لیے زمین دی تھی۔ حضرت فریعہ ؓ کے ساتھ زیادہ دیر زندگی بسر نہ کر سکے۔ جوانی میں ان کے ایک غلام نے انہیں شہید کیا۔ حضرت فریعہ ؓ اپنے خاوند کی وفات پر بہت افسردہ ہوئیں لیکن صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت

خاوند کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ آپؐ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرے خاوند کو اپنے غلام نے قتل کیا۔ اس نے پیچھے کوئی گھر نہیں چھوڑا جس کا وہ مالک ہو اور نہ ہی خرچ کرنے کے لیے مال چھوڑا ہے۔ کیا میں اپنے خاندان اور بھائیوں کے پاس چلی جاؤں تو بعض معاملات میں مجھے سہولت ہو جائے گی۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

’’اپنے گھر میں رہو، یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔‘‘

کہتی ہیں کہ میں نے چار ماہ دس دن وہیں عدت گزاری۔

حضرت عثمان غنی ؓ نے اپنے دور خلافت میں مجھ سے عدت کے بارے مسئلہ پوچھا تو میں نے انہیں بتادیا۔

سیدہ فریعہ ؓ نے اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق وہیں چار مہینے دس دن عدت گزاری۔

دوسری شادی

سیدہ فریعہ ؓ نے عدت کے بعد انصار کے قبیلہ بنو ظفر کے ایک شخص کے ساتھ شادی کی۔

سیدہ فریعہ ؓ کے خاندان کی جہاد کے ساتھ محبت

جلیل القدر صحابی سیدنا مالک بن سنان کا خاندان جہاد کا دلدادہ اور رسول اللہ ﷺ کی مجلسوں میں باقاعدگی سے شریک ہونے والا تھا۔ سیدنا مالک بن سنان ؓ جنگ احد میں شریک ہوئے اور ان کے بیٹے ابوسعید خدری ؓ کو کم عمری کی وجہ سے واپس کیا۔ ابوسعیدؓ واپس کرنے کی وجہ سے رو رہے تھے تو سیدہ فریعہ ؓ دلاسا دینے لگیں کہ تم فکر نہ کرو، آئندہ جنگوں میں تجھے شامل کر لیا جائے گا۔

سیدہ فریعہ ؓ کے باپ کی شہادت

جنگ احد میں سیدنا مالک بن سنان ؓ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ آپؓ شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گئے۔ انہوں نے بہت عمدہ مرتبہ پایا۔ شہادت سے پہلے ان کا جسم حضور ﷺ کے جسد اطہر کے ساتھ لگا اور انہوں نے وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر بہنے والے خون کو زبان سے چاٹ کر نگل لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ابوسعید خدریؓ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا:

’’اے سعد! تیرے باپ کے بارے میں اللہ تجھے اجر وثواب سے نوازے۔‘‘

جب ابوسعید خدری ؓ نے اپنے اہل خانہ کو نبی کریم ﷺ کی سلامتی اور اپنے باپ کی شہادت کی خبر دی تو سب نے ’’اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ‘‘ کہا اور نبی کریم ﷺ کی سلامتی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ سب نے مل کر یہ کہا:

کُلُّ مُصِیۡبَۃٍ بَعۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ جَلَلٌ

’’رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت آسان ہے۔‘‘

باپ کی شہادت پر صبر

سیدہ فریعہ ؓ نے باپ کی شہادت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی نیت کر لی۔ اللہ کی مشیت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور نماز وصبر کے ساتھ مدد طلب کی، جس طرح کے رب الخلائق نے مصیبت کے وقت نماز پڑھنے اور صبر کرنے کا حکم دیا۔ سیدہ فریعہ ؓ کو امید تھی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میرے والد کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے گا۔

سیدہ فریعہ ؓ اور روایت حدیث

سیدہ فریعہ ؓ بڑی عقل مند، دانشور، ذہین وفطین اور سوچ بچار کرنے کی والی عظیم المرتبت خاتون تھیں۔ وہ

باقاعدگی سے نبی کریم ﷺ کی مجلسوں میں حاضر ہوتیں۔ آپؓ ان مجالس میں رسول اللہ ﷺ سے احادیث سن کر ذہن نشین کرتیں اور پھر انہیں لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کرتی تھیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آٹھ عدد احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ چیز ان کے بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

بیعت رضوان میں شرکت

سیدہ فریعہ ؓ کو انصار کی دیگر جلیل القدر صحابیات کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان میں حصہ لینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان میں حصہ لینے والے مردوں اور عورتوں کا کچھ اس انداز سے وصف بیان کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اس کو معلوم تھا، اس لیے اُس نے ان پر سکینت نازل کی، ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی اور بہت مال غنیمت ان کو عطا کر دیا، جسے وہ عنقریب حاصل کریں گے۔ اللہ زبردست اور خوب حکمت والا ہے۔'' (الفتح:18،19)

سیدہ فریعہ ؓ کو جنت کی بشارت

سیدہ فریعہ ؓ دنیوی زندگی میں جنت میں داخل ہونے کی بشارت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔

سیدنا جابر ؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے درخت تلے بیعت کی وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔'' (رواہ الترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے:

''جس نے درخت تلے بیعت کی وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔'' (مسند احمد)

سیدہ فریعہ ؓ ان خوش قسمت افراد میں شامل تھیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت تلے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سیدہ فریعہ ؓ پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے اور انہیں قیامت کے دن خاتم المرسلین ﷺ کے ساتھ اٹھائے کہ جس دن لوگوں کو اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ آمین یا رب العالمین!

❁❁❁

کارِ تریاقی

غمِ سود و زیاں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی والدہ کا انتقال اصلاً تو قومی ضمیر کے سانحۂ ارتحال پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ دو دہائیوں سے مظلوم بیٹی کی راہ تکتی نحیف و نزار ماں، دید کی پیاسی آنکھیں موند کر اپنا مقدمہ مالک یوم الدین کے ہاں دائر کرنے بحکمِ ربی حاضر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس اس ظلم کے بدلے، صبر کے بدلے انہیں عطا فرمائے۔ (آمین!)

اس جرم میں مشرف سے لے کر آج تک کی سبھی حکومتیں، عدالتیں، سیاست دان، جج، جرنیل، عوام درجہ بہ درجہ شریک ہیں۔ پوری امت پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حجاج بن یوسف جیسے حکمران نے عورت کی پکار پر بے قرار ہو کر پے در پے تین مہمات ان کی رہائی کے لیے روانہ کیں۔ پہلے دو کی شہادت کے بعد محمد بن قاسم کامیاب ہوئے۔ اس خطے کو ایمان سے منور کرنے والا 17 سالہ نوجوان، ایک مظلوم مقید پکار پر ہی لپکا تھا۔ تب تک عورت محترم اور تقدس و وقار، ملی غیرت کا سوال ہوا کرتی تھی۔ حکمرانوں کو فوراً غیرت سے اٹھا کھڑا کیا کرتی تھی۔ سودی قرضوں اور کشکولی معیشتوں نے ایمان اور غیرت کو قصۂ پارینہ بنا ڈالا۔ امریکا یورپ کے در پر جبیں سائی نے ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا۔ بلکہ شاید عصمت صدیقی کا رخصت ہونا بچی کھچی ضمیر کی خلش سے نجات بھی سمجھی جائے۔ بوڑھی ماں کا سامنا کرنا مشکل بھی تو تھا! اللہ ڈاکٹر عافیہ کو سکینت اور رحمت کے سائے میں رکھے اور ہمیں غیرت مند قیادت عطا کرے جو یہ دیرینہ قرض اتار سکے۔ (آمین!)

بھارت اپنی تمام تر جنونی خباثت کے باوجود عالمی سطح پر پھل پھول رہا ہے۔ مذہبی آزادی کے امریکی سفیر نے وارننگ دی ہے کہ بھارت میں قتل عام کا شدید خطرہ ہے۔ اُدھر راجستھان میں گستاخ درزی کے قتل پر مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ اور واویلا تو خوب جاری ہے۔ باوجودیکہ اسی روز بھارت میں 80 قتل اور 77 آبروریزی کے واقعات ہوئے، اس پر آواز تک نہ آئی۔ نہ میڈیا نہ مذہبی قیادت چیخی چلائی کیونکہ اس پر جنونی سیاست بازی ممکن نہ تھی۔ مودی اس سب کے باوجود G-7 ہو یا چین میں 'برکس' کا اکٹھ، ہر جگہ اپنی پوری اہمیت جتاتا موجود ہے۔ واپسی پر دبئی ضمناً بھی رکا تو امیر دبئی نے پُرتپاک استقبال کیا۔ یاد رہے کہ دبئی کی 35 فیصد آبادی (ہندو) بھارتی ہے۔ ان کی رگِ جاں پنجۂ ہنود میں ہے! مضبوط معیشت اور مؤثر سفارت کاری دنیا میں مقام بنانے کا لازمہ ہے۔ سو ہم صرف کراہ ہی سکتے ہیں اپنی بے وقعتی اور کس مپرسی پر۔

موجودہ عالمی سیاست کے عجوبے بھی عجب ہیں! روس کی قیمتی ترین متاع اور صیغۂ راز میں رکھے جانے والا سیکورٹی طلب معاملہ کیا ہے؟ پوٹن کے رفع حاجت کے نوادرات! تفصیل کچھ یوں ہے کہ یہ ایک قومی راز ہے کہ پوٹن کو کیا بیماری ہے، صحت کس حال میں ہے، دشمن کو خبر نہ ہو جائے۔ وہ 'قیمتی نمونہ' حاصل کر کے لیبارٹری ٹسٹ کر کے بیماریاں، ادویہ کا استعمال معلوم نہ کر سکیں۔ پوٹن کی ظاہری اچھل کود، زور آوری کی حقیقت نہ کہیں کھل جائے۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے! شبہات کا اظہار کیا گیا تھا کہ اسے کینسر ہے۔ انسان کے کمزور اور بے بس ہونے کا اس سے واضح پیمانہ اور کیا ہوگا؟ مگر کرسی کی ہوس، جوع الارض، نتائج و عواقب انسان کو بھلائے رکھتی ہے یہاں تک کہ وہ قبر میں اتر جاتا ہے۔

پاکستان کو اس وقت ٹکا ٹکا بچانے کی ضرورت ہے مگر حال یہ ہے کہ بھرے پیٹ والوں کو نوازنے کے سلسلے جوں کے توں جاری ہیں۔ وفاقی بیوروکریسی کو خصوصی الاؤنس کے اعزازیے سے نوازا جا رہا ہے، تاکہ ان کی دلکش گاڑیوں کو پٹرول کی تنگی اور عیش و عشرت میں عسرت کا سامنا نہ کرنا پڑے؟ کیا بے رحمانہ معاشی فیصلے ہیں۔ عوام الناس کو گرمی کی شدت میں پیدل چلنے اور فاقوں پر مجبور کیے جانے کے بعد یہ اللے تللے؟ سود در سود قرضوں میں جکڑا عام آدمی اور بیوروکریسی ججوں جرنیلوں کی مراعات، ان سفید ہاتھیوں کے فارم ہمارا سب سے بڑا المیہ ہیں۔ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟ ترجیحات تعلیمی میدان میں بھی ملاحظہ فرما لیجیے۔ غریب مسکین تعلیمی بجٹ سے اب پنجاب اور سندھ حکومتوں نے 1500 میوزک ٹیچر بھرتی

کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ بھوکے پیٹ، ننگے پیر بچے، پانی بجلی سے محروم سرکاری تعلیمی ادارے، خطِ غربت تلے بیٹھے قوم کے غریب بچوں کو موسیقی پر نچا کر ان کے دل بہلائیں گے؟ حالانکہ سچ پوچھیے تو ان معاشی کس مپرسیوں پر صبر اور بدلے میں ملنے والی جنّت پر راضی کرنے کے لیے قوم کو اب دینی اساتذہ جابجا تعینات کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی عوام بآسانی جنت کے لیے کوالیفائی کر سکتے ہیں، شرط صرف سچی توبہ اور رجوع الی اللہ کی ہے۔ (ہر حکومت ان سے دنیا کی سہولتیں چھیننے ہی آتی ہے!) آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ سو اطفال ہوں یا ان کے والدین، حکومت انہیں اپنی ڈگڈگی یا میوزک ٹیچرز کے ہاتھوں نچانے کی بجائے سجدہ ریز کردے۔ رعایا آپ کی مزید صابر شاکر ہو جائے گی اور اپنا مستقبل بھی سنوار لے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ بخاری شریف کی حدیث کے مطابق حکمرانوں کے لیے تنبیہہ سخت ہے۔ رعایا کی نگہبانی کے منصب والا اگر ان کے ساتھ دھوکے اور خیانت کا مرتکب ہوگا تو جنت اس پر حرام ہونے کی وعید ہے۔ یہی احادیث صحابہ کرامؓ کو مناصب سے ڈراتی اور رلاتی تھیں۔ آج قرآن وسنت سے لاعلمی مناصب کی طلب میں ایک دوسرے کے گریبان پھاڑنے والا بنا دیتی ہے۔

قومی معیشت کی بربادی قرضوں پر انحصار، ان کی دلدل میں گردن تک دھنس جانے کی بنا پر ہے۔ عالمی معاشی ادارے، بڑی طاقتیں (جن کی کٹھ پتلیاں ہم پر مسلط کی جاتی ہیں، سبھی فیصلے وہ کرتے ہیں) بخوبی جانتی ہیں کہ ہمارے حکمرانوں، سیاست دانوں اور مقتدرین نے لوٹ کا مال کہاں منتقل کیا ہے۔ باہر کے کن بینکوں میں ہے۔ کہاں جائیدادیں ہیں ان کی، کہاں سرمایہ کاریاں اور فارم ہاؤسز ہیں۔ پچھلے دنوں افغان سابق وزراء کی چرائی ہوئی قومی دولت سے بنی جائیدادوں کی رپورٹ بھی تو آخر امریکا ہی سے آئی تھی۔ سو پاکستان کے حوالے سے بھی یہ ہم عوام کی جان چھوڑیں۔

اپنے قرضے ان کی جائیدادیں، اموال بیرون ملک جہاں جہاں ہیں وہاں سے ضبط کر کے وصول کر لیں، ہمیں نہ نچوڑیں۔ یہ سب انہی کے چنیدہ ہیں جو ان کی آشیرباد سے باری باری اقتدار کا جھولا جھولتے ہیں۔ ہمیں اصلاً ضرورت سچی مخلص باصلاحیت ایمان دار قیادت کی ہے۔ نہ وہ مصنوعی ہیرو جو 300 کنال کے وسیع وعریض محل میں ٹھاٹ بگھار کر سادگی کے دعویدار ہوں۔ نہ وہ سب جو لندن، فرانس، دبئی، آسٹریلیا، امریکا میں جائیدادیں رکھتے ہوں اور پاکستان سے صرف کرسی پر بیٹھنے کا رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ بنی گالہ کا غیر قانونی محل صرف 11 لاکھ 6 ہزار روپے میں قانونی قرار دے دیا گیا تھا، جبکہ پاکستان بھر میں چند مرلوں پر بھی رہنے والے غریب غرباء کو غیر قانونی تعمیر اور تجاوزات کے نام پر بلڈوزروں کا سامنا کرنا پڑا اور ہزاروں بے گھر کیے گئے۔ دوہرے معیارات پر دھواں دھار بیانات کس برتے پر؟ 40 ارب روپے ملک ریاض کو امانت ودیانت والے نے کس کھاتے میں دیے؟ کرپشن اسکینڈلوں کی بھرمار کے باوجود قوم کا مسیحا قرار دینے والے یقیناً کسی جن جادو جنات کے سحر میں مسحور ہوئے بیٹھے ہیں (جس کا بہت شہرہ رہا)۔ ورنہ ادنیٰ شعور اور ایمانی حس آنکھوں دیکھے یوں مکھی نگلنے والا کیونکر بنا سکتی ہے۔ پاکستان اس بھنور سے نکل آئے اور اللہ ہمیں اسی شانِ کریمی سے ایک عدد ایمانی اجلی قیادت سے نواز دے جیسے اس نے آج تک معجزاتی طور پر اس ملک کو خود ہی رواں رکھا ہے!

ایک پرانا رِستا زخم ازسرنو ادھڑا گیا۔ لبنان میں فلسطینی صابرہ شتیلا کیمپوں میں اسرائیلی وزیر دفاع ایریل شیرون کی زیر ہدایت ونگرانی جو قتل عام کیا گیا تھا، چھپائے جانے کے بعد اب اس کی حقیقت سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ حالیہ حاصل ہونے والی دستاویزات سے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم مناخم بیگن نے بھی شیرون کے اس منصوبے کی تائید کی۔ (البوابۃ نیوز۔ 20 جون 2022ء) تین دن پر محیط اس قتل عام (16-18 ستمبر 1982ء) میں تین ہزار فلسطینی فائرنگ اور چاقو حملوں سے شہید کیے گئے۔ رات کے وقت کھانا کھاتے خاندانوں کی بستر میں سوئے ننھے بچوں سمیت خون کی ندیاں بہا دیں۔ بچوں کے سر دیواروں سے مار کر انہیں شہید کیا۔ سڑکوں پر گڈے گڑیوں کی سی لاشیں گولیوں کے سوراخ لیے اپنے والدین کے لاشوں ہمراہ پڑی رہیں۔ پھر اسرائیلی فوج کے بلڈوزروں نے اجتماعی قبریں کھود کر اپنا جرم دفن کر دیا۔ ایریل شیرون سالہا سال کومے میں نمونۂ عبرت بنا ہسپتال میں سسک سسک کر بالآخر مرا۔ اسرائیلی قوم اس کی قبر پر صرف ایک منٹ کی خاموشی اور پھول ڈال کر چل دی۔ اندر کے لیے فائر بریگیڈ مہیا کرنا اس کے بس میں نہ تھا! مگر: کس کو ہے مسلماں کا غمِ سود وزیاں آج!

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

حاملین ووارثینِ قرآن کے نام اہم پیغام

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام تصانیف

ہفت روزہ ندائے خلافت، ماہنامہ میثاق اور سہ ماہی حکمت قرآن کے سالِ رواں کے شمارے بھی اپ لوڈ کر دیے گئے ہیں

اور

مکتبہ خدام القرآن کی دیگر کتابوں پر مشتمل

موبائل فون ایپلیکیشن Tanzeem Digital Library

GET IT ON Google Play

گوگل پلے سٹور اور آئی فون ایپ سٹور پر دستیاب ہے

ع صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

شعبہ تحقیق اسلامی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

TanzeemDigitalLibrary.com

پاکستان کے مختلف شہروں میں ''انسدادِ سود مہم'' کے حوالے سے مظاہرے اور پروگرام

حلقہ کراچی جنوبی، وسطی اور شمالی کا وفاقی شرعی عدالت کے سود کے حوالے سے فیصلے کو چیلنج کرنے کے خلاف مظاہرہ

بینک دولت پاکستان اور ایک سرکاری بینک سمیت چار نجی بینکوں کا فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کے خلاف تنظیم اسلامی حلقہ کراچی وسطی، شمالی اور جنوبی نے بروز بدھ 29 جون 2022ء پریس کلب میں مظاہرہ کا اہتمام کیا۔ رفقاء کی بڑی تعداد نے پلے کارڈز اور بینرز اُٹھا رکھے تھے جن میں آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ اور مذمتی جملے درج تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ناظم دعوت حلقہ کراچی جنوبی جناب عامر خان نے انجام دیے۔ مظاہرے کا آغاز دوپہر ساڑھے تین بجے تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ رفیق تنظیم قاری عطاء الرحمن نے سورۃ البقرۃ کی آیات 278 تا 281 کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ افتتاحی گفتگو میں جناب عامر خان نے مظاہرے کے مقاصد اور تنظیم کا مختصر تعارف بیان کرتے ہوئے کہا کہ رفقاء تنظیم اسلامی اس وقت دینی فریضہ نہی عن المنکر کی ادائیگی کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں اور فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیے جانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کا خطاب

مظاہرہ میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ نے فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے نے فرمایا کہ فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جانا اللہ اور رسول ﷺ سے کھلی بغاوت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ 28 اپریل 2022ء کو فیڈرل شریعت کورٹ نے سود کے خلاف اپنے فیصلے میں دوٹوک الفاظ میں بینک انٹرسٹ سمیت ہر قسم کے سود کو حرام قرار دے کر حکومت کو ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ پاکستان کے معاشی نظام سے سود کے مرحلہ وار خاتمہ کے لیے دیے گئے لائحہ عمل پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کروائے۔ لیکن انتہائی افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جاری جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی بجائے بینک دولت پاکستان اور ایک سرکاری بینک سمیت چار نجی بینکوں کا اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے سے واضح ہوگیا ہے کہ حکومت پاکستان اور ملک کے معاشی ادارے ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ انہوں نے دینی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ کوئی وقت ضائع کیے بغیر ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں اور حکومت وقت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی اس اپیل کو واپس لے اور سودی معیشت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں تاکہ پاکستان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور مختلف عذاب کی صورتوں سے ہمیں نجات مل سکے۔ امیر تنظیم اسلامی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وزارت قانون اور وزارت خزانہ سپریم کورٹ میں فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہرگز حمایت نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت میں جے یو آئی ایف جیسی نامور مذہبی جماعت ایک اہم اتحادی کی حیثیت رکھتی ہے۔ عوام کو توقع تھی کہ سود کے خلاف انتہائی مبارک فیصلے کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کئے جانے کے فوراً بعد مولانا فضل الرحمن حکومت سے علیحدگی کا اعلان کریں گے اور دینی جماعتوں کی طرف سے سود کے رکھوالوں کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کی قیادت کریں گے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ابھی تک ان کی طرف سے ایسا کوئی اعلان جاری نہیں ہوا۔ انہوں نے دینی جماعتوں سے کہا کہ کوئی وقت ضائع کئے بغیر ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں اور حکومت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی اس اپیل کو واپس لے اور سودی معیشت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر کے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں تاکہ پاکستان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ انہوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی استدعا کی کہ چونکہ ہمارے آئین کی دفعات 2A، 227 اور 38F اس بات کی متقاضی ہیں کہ ملک سے سود کا جلد از جلد مکمل خاتمہ کیا جائے اور کوئی قانون قرآن وسنت سے متصادم نہ ہو۔ لہٰذا اس اپیل کو فی الفور خارج کر کے ملکی معاشی نظام کو فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلہ کے مطابق اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کا حکم جاری کیا جائے۔ اگر ہم اللہ کے رسول ﷺ سے حقیقی محبت کرتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے اور آپ ﷺ کے مشن کو تھام کر دین اسلام کو نافذ و قائم کرنے کی جدوجہد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔

مظاہرے میں نائب ناظم اعلیٰ زون جنوبی پاکستان جناب انجینئر محمد نعمان اختر، کراچی کے تینوں امراء حلقہ اور امیر تنظیم کے خصوصی مشیر برائے تحقیق و تجزیہ محترم جناب نسیم الدین بھی شریک تھے۔ تقریباً 1000 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں رفقاء واحباب ایک ریلی کی صورت میں پریس کلب سے شاہین کمپلیکس تک گئے اور وہاں بھی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر صحافیوں کو پریس ریلیز بھی پیش کی گئی اور عوام میں ہینڈ بل بھی تقسیم کیا گیا۔ مظاہرہ کا اختتام نماز عصر سے قبل دعا پر ہوا۔

مظاہرے کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے نائب ناظم اعلیٰ نعمان اختر کے ساتھ پریس کلب کے اندر ان کے ذمہ داران کی دعوت پر مختلف اخبارات کے رپورٹر اور صحافی حضرات سے غیر رسمی ملاقات کی۔ ملاقات میں امیر محترم نے صحافی حضرات کی طرف سے ملکی حالات اور انسداد سود کے ضمن میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔ ملاقات کے بعد صحافی حضرات کو انسداد سود کے حوالے سے تنظیمی لٹریچر تحفتاً پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز)

حلقہ حیدرآباد کے زیر اہتمام مظاہرہ

تنظیم اسلامی حلقہ حیدرآباد کے تحت 29 جون 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے پر ایک پُرامن مظاہرہ کا انعقاد کیا گیا۔اس مظاہرے میں 100 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔اس مظاہرے کے لیے 20 بینرز، 40 پلے کارڈ اور 5000 کی تعداد میں بروشر تقسیم کیے۔حلقہ کے تمام رفقاء و احباب کو مسجد جامع القرآن قاسم آباد میں دوپہر 4 بجے جمع کیا گیا اور 4:15 بجے ریلی کی صورت میں روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے قاسم آباد شہر کے اہم چوک نسیم نگر پر مظاہرہ کیا گیا۔مذکورہ مقام پر کم و بیش 30 منٹ تک انسدادِ سود پر مشتمل تنظیمی مؤقف کو بذریعہ بینرز، پلے کارڈز نمایاں کیا گیا۔علاوہ ازیں بانی محترمؒ کے انسدادِ سود پر مبنی آڈیو کلپس بھی چلائے گئے۔بعد ازاں شام 5 بجے مظاہرے کے دوسرے مقام کے لیے روانہ ہوئے۔

اس کے بعد لطیف آباد شہر کے اہم یونٹ 8 پر مظاہرہ کیا گیا۔اس مقام پر کم و بیش 30 منٹ تک انسدادِ سود پر مشتمل تنظیمی مؤقف کو بذریعہ بینرز، پلے کارڈز نمایاں کیا گیا۔ علاوہ ازیں بانی محترمؒ کے انسدادِ سود پر مبنی آڈیو کلپس بھی چلائے گئے۔پھر 6:30 بجے مظاہرے کے تیسرے مقام کے لیے روانہ ہوئے۔

اس کے بعد حیدرآباد شہر کے سینٹر میں مظاہرہ کیا گیا۔ اس مقام پر کم و بیش 40 منٹ تک انسدادِ سود پر مشتمل تنظیمی مؤقف کو بذریعہ بینرز، پلے کارڈز نمایاں کیا گیا۔ علاوہ ازیں بانی محترمؒ کے انسدادِ سود پر مبنی آڈیو کلپس بھی چلائے گئے مزید برآں امیر حلقہ نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے اپنے سامعین پر سود کی حرمت، خباثت اور سپریم کورٹ میں سود کے خاتمے پر مبنی فیصلہ کو چیلنج کرنے پر شدید مذمت کا اظہار کیا۔آخر میں مظاہرے کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ (رپورٹ: شفیع محمد لاکھو، امیر حلقہ حیدرآباد)

حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام حرمت سود کانفرنس

حلقہ فیصل آباد شمالی کے زیر اہتمام 30 جون 2022ء کو ''حرمت سود کانفرنس'' جامع مسجد عبداللہ بن عباس سینہ ٹاؤن فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔

پروگرام کے باقاعدہ آغاز سے پہلے ناظم تربیت حافظ محمد کاشف نے لوگوں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد نماز مغرب پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مانا نوالا اسرہ کے نوجوان رفیق حافظ حسان علی نے سورۃ البقرہ کی آیات 275 تا 279 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بھی بیان فرمایا۔اس کے بعد مانا نوالا اسرہ کے نوجوان رفیق اذہان نے نعت رسول مقبول (ﷺ) پیش کی۔ اس کے بعد ناظم تربیت حافظ محمد کاشف نے پروگرام کا تعارف اور اس کا پس منظر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔اس کے بعد شیخ محمد سلیم نے ''سود کی تباہ کاریاں پاکستان میں کب تک'' کے موضوع پر خطاب کیا۔خطاب کے بعد مسجد کے مولانا صاحب نے دعا کروائی۔شرکاء کی تعداد تقریباً 110 کے قریب تھی۔

(مرتب کردہ: رفیق تنظیم)

سود کے خلاف حلقہ بلوچستان کا مظاہرہ

حلقہ بلوچستان کوئٹہ کی جانب سے 29 جون 2022ء کو سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے پر بعد نماز عصر مظاہرہ کا اہتمام کیا گیا۔مظاہرہ میں رفقاء و احباب کی کل تعداد 60 تھی۔اس موقع پر ٹی بورڈ پر مرکز کی جانب سے دیئے گئے سلوگن لگائے گئے، جبکہ مظاہرہ میں حلقہ کی جانب سے عبدالسلام عمر، ناظم تربیت، ذوالقرنین اعجاز، امیر مقامی تنظیم کوئٹہ شمالی، فدا احمد، نقیب اُسرہ کوئٹہ جنوبی نے مختصر خطاب کیا۔میڈیا کی جانب سے پریس رپورٹرز نے مقامی امیر تنظیم کوئٹہ جنوبی خواجہ ندیم احمد، مقامی امیر کوئٹہ شمالی ذوالقرنین اعجاز اور نقیب اُسرہ کوئٹہ جنوبی فدا احمد سے انٹرویو کیا۔ناظم نشر و اشاعت اقتدار احمد خان نے اس موقع پر امیر محترم کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلز مختلف اخبارات میں اشاعت کے لیے دی۔ (رپورٹ: محبوب سجانی، امیر حلقہ بلوچستان)

حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام انسداد سود کیمپ

حلقہ فیصل کے زیر اہتمام گھنٹہ گھر چوک میں ''انسداد سود مہم'' کے حوالے سے کیمپ منعقد ہوا۔ چار بجے کیمپ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اس کیمپ میں فیصل آباد شمالی کے تمام نقباء اور 35 رفقاء نے شرکت کی۔ بعد نماز عصر 8 قریبی مساجد اور مرکز جماعت اسلامی میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔اس کے بعد شیخ محمد سلیم نے گھنٹہ گھر چوک میں آدھا گھنٹہ کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر پر انسداد سود کے بارے میں آگاہی دی۔ اس کے بعد ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی آڈیو چلا دی گئی۔بعد نماز مغرب پروجیکٹر پر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو چلا دی گئی جو کہ رات ساڑھے آٹھ بجے تک چلتی رہی۔

اس دوران انجینئر رشید عمر اور مقامی امیر عبدالرؤف نذیر وہاں موجود رہے اور راقم کے ساتھ الفلاح بینک کے منیجر کی تفصیلی ملاقات ہوئی اور دوران گفتگو منیجر نے یہ باور کروایا کہ میں اس نوکری کو چھوڑنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔گھنٹہ گھر چوک میں ایک سرکاری ٹیم نے بھی ہماری دعوت سنی۔اس کیمپ کے اندر تقریباً 4 ہزار پمفلٹ تقسیم کئے اور 25 ٹی بورڈ اور پندرہ بینرز لگائے گئے۔نماز عشاء سے پہلے پہلے چار ٹیموں نے گھنٹہ گھر کے بازاروں میں پمفلٹ تقسیم کیے۔یہ کیمپ تقریباً رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور سب کو جزائے خیر دے آمین یا رب العالمین

(مرتب کردہ: حافظ محمد کاشف، ناظم تربیت مقامی تنظیم)

حلقہ سرگودھا کے اہتمام انسداد سود ریلی

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام جوہر آباد میں 19 جون 2022ء کو بعد نماز عصر ''انسداد سود ریلی'' کا انعقاد ہوا۔مقامی امیر میانوالی نور خان کو ریلی کا منتظم مقرر کیا۔ تمام شرکاء نے نماز عصر محمدی مسجد میں ادا کی۔نماز کی ادائیگی کے بعد محترم نور خان نے رفقاء و احباب کو دو قطاروں میں ترتیب دیا اور تمام شرکاء کو حرمتِ سود کے سلوگن پر مبنی فلیکسز جو سٹینڈز پر آویزاں تھے، دے دیئے گے تاکہ سڑک کے دونوں اطراف ان کو لے کر چلا جا سکے۔اس دوران چار ساتھیوں کی بازار میں ہینڈ بلز کی تقسیم کی ذمہ داری لگا دی گئی۔ریلی کا آغاز مین بازار جوہر آباد سے ہوا، جس میں 60 کے قریب شرکاء شامل تھے۔راستے میں فوارہ چوک میں کچھ دیر شرکاء رکے رہے۔نماز مغرب سے قبل کالج چوک میں ریلی کا اختتام ہوا۔جہاں نور خان نے شرکاء کو خطاب فرماتے ہوئے سود کے خلاف اس منعقدہ ریلی کا مقصد بیان کیا۔آخر میں اجتماعی دعا کروائی گئی۔اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ شرکاء کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے۔آمین (رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام توسیع دعوت اجتماع

یہ اجتماع بروز اتوار 22 مئی 2022 کو گلشن حدید فیز 1 کراچی میں راشد منہاس تنظیم کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ جس کے لیے بروز جمعہ تین مساجد جامع مسجد الحدید، جامع مسجد توحید اور جامع مسجد دیار حبیب میں جمعہ کی نماز کے بعد ڈیڑھ ہزار سے زیادہ پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔

راشد منہاس جوہر تنظیم کے رفقاء، نقباء اور معاونین اپنے مقامی امیر دانش ولی خان کی سرکردگی میں بروز اتوار دوپہر ساڑھے تین بجے ہل ٹاپ بنکویٹ، گلستان جوہر میں جمع ہوئے۔ کل تعداد 30 تھی۔ یہاں سے یہ کارواں پانچ بجے گلشن حدید کے دعوتی اجتماع کی جگہ پہنچا۔ سید محمد احمد نے ''دعوت دین کی فضیلت و اہمیت'' اور ''دعوتی ملاقاتوں کے آداب'' پر گفتگو کی۔ امیر حلقہ محترم جناب عارف جمال فیاضی بھی تشریف فرما تھے۔

دعوتی گشت کے لیے چھ ٹیمیں چھ رفقاء و احباب پر مشتمل تشکیل دی گئیں۔ ان کو دعوتی مواد دیا گیا۔ عصر کی نماز سے پہلے ٹیمیں دعوتی گشت پر روانہ ہوگئیں دو مسجدوں کے باہر کارنر میٹنگز کا بھی اہتمام کیا گیا، ایک کارنر میٹنگ جامع مسجد توحید کے مین گیٹ پر ہوئی جس سے راقم نے خطاب کیا۔ جس میں کافی تعداد میں احباب جمع ہوئے۔ گھر گھر دعوتی گشت کا کام مغرب کی نماز سے پہلے تک جاری رہا۔ بعد نماز مغرب احباب اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔ یہ اجتماع صرف مردوں کے لیے تھا۔ اس پروگرام میں سترہ احباب شریک ہوئے۔ رفقاء واحباب کی کل تعداد 53 تھی۔

مدرس محترم راشد حسین نے ''رمضان کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ کچھ اعلانات بھی کیے گئے کہ درس قرآن ان شاء اللہ ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے ہفتے میں ہوگا۔ اس طرح یہ دعوتی اجتماع اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت رفقاء کی محنت کے نتیجے میں نماز عشاء سے قبل دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اختتام پر احباب کو ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کی کتاب ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' تقسیم کی گئی۔

(رپورٹ: ڈاکٹر شفیق علی بیگ)

تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کا ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام

ماہ مئی میں امیر حلقہ نے تمام امراء تنظیم ملتان کو ہدف دیا کہ ماہ جون میں حلقہ کے منفرد اسروں میں ہر ایک تنظیم ایک روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام منعقد کرے۔ اسی سلسلے میں تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کے رفقاء اپنے امیر عمر کلیم خان کی راہنمائی میں 12 جون بروز اتوار منفرد اسرہ تونسہ شریف جماعت کی صورت تشریف لے گئے۔ راقم الحروف بھی شریک سفر رہا۔ دن ساڑھے دس بجے رفقاء مسجد نور گلشن محمود تونسہ شریف پہنچے۔ مقامی نقیب اسرہ رضا محمد گجر اور اسرہ کے رفقاء نے استقبال کیا۔ چائے اور کچھ دیر آرام کے بعد گیارہ بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ رفیق تنظیم کینٹ ملتان جناب محمد آصف نے ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' پر آسان فہم انداز میں مذاکرہ کرایا۔

نماز ظہر کے بعد محمد آصف نے ڈیڑھ گھنٹہ ''عبادت رب'' پر درس قرآن دیا اور ''بندگی رب'' کا قرآنی تصور واضح کیا۔ نماز عصر کے بعد جناب عمر کلیم خان نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر 40 منٹ کا درس قرآن دیا اور انقلاب کے مراحل آسان فہم انداز میں سامعین کے سامنے رکھے۔ مجموعی طور پر اس پروگرام میں رفقاء واحباب کی حاضری 40 کے قریب رہی۔ نماز مغرب سے آدھا گھنٹہ قبل رفقاء ملتان کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اللہ پاک ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین (مرتب: شوکت حسین انصاری، معتمد حلقہ)

تنظیم اسلامی ملتان شمالی کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی ملتان شمالی کے زیر اہتمام 4 جون بروز ہفتہ بعد نماز عصر مقامی امیر تنظیم محمد شہر یار خان کی قیادت میں کوٹ ادو کے علاقہ سناواں میں ایک روزہ دعوتی پروگرام بنایا۔ رفقاء پر مشتمل یہ جماعت سناواں میں راقم کے ہاں پہنچی۔ ہفتہ کی رات بعد نماز عشاء بستی اکبر شاہ میں ''عظمت قرآن'' کے موضوع پر محمد شہر یار خان نے درس دیا۔ اہل علاقہ نے دلجمعی سے درس سنا اور پسند کیا۔ اگلے روز بعد نماز فجر بستی کھر لسوڑی کی جامع مسجد میں ''قرآن مجید کے حقوق'' پر مفصل درس ہوا۔ اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں درس میں شرکت کی۔ بعدازاں دو گھنٹے ''دینی فرائض کے جامع تصور'' پر مفصل خطاب ہوا۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد اکبر شاہ میں جناب عدنان حسیب نے ''راہ نجات'' پر مختصر بیان کیا۔ تقریباً 3 بجے رفقاء واپس ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اور جن جن رفقاء نے ایثار و قربانی کی ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔ (مرتب: جواد کامران کھر)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام بھارتی جنتا پارٹی (بی جے پی) کی رکن ملعونہ نپور شرما کی حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کے خلاف 10 جون، 2022ء کو پشاور پریس کلب کے سامنے ایک احتجاجی مظاہرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مظاہرے میں 78 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ طے شدہ پروگرام کے تحت اس احتجاجی مظاہرے کا آغاز صبح 10 بجے کیا گیا جو کہ 11 بجے تک جاری رہا۔ اس مظاہرے میں رفقاء واحباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جس پر مرکز سے منظور شدہ عبارات درج تھیں۔ اس کے علاوہ بینرز بھی آویزاں کیے گئے تھے۔ مظاہرین پریس کلب پشاور کے سامنے، سڑک کے دونوں اطراف ہاتھوں میں بینرز لے کر کھڑے تھے۔ ناظم دعوت مقامی تنظیم پشاور شہر محترم وارث خان اور ناظم دعوت مقامی تنظیم نوشہرہ محترم نصر اللہ نے اپنی تقاریر سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا۔ ٹھیک 11 بجے امیر حلقہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ محترم وارث خان کی اختتامی دعا پر مظاہرہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (رپورٹ: امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع و حرمتِ سود ریلی

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام 19 جون 2022ء کو صبح 8:00 تا 2:00 دوپہر تک نصف روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد ریڈر کالج جوہر آباد میں کیا گیا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 54 رفقاء اور 13 احباب نے شرکت کی۔

درسِ قرآن کی ذمہ داری نقیب منفرد اسرہ 90 جنوبی عثمان اکرم گل نے نبھائی۔

انہوں نے سورۃ الحدید کی آیات 20 تا 25 کا درس دیا اور دنیا کی بے ثباتی کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ درسِ حدیث نقیب اسرہ میانوالی یاسر عرفات نے محاسبۂ اُخروی کا خوف کے موضوع پر دیا۔

اس کے بعد میانوالی کے ہی ملتزم رفیق حمید اللہ خان نے تنظیم اسلامی کی دعوت بذریعہ ملٹی میڈیا بہت ہی خوبصورت انداز میں سمجھایا۔ انہوں نے کہا کہ دین صرف رسومات اور عبادات کا نام ہی نہیں بلکہ معیشت، معاشرت اور سیاست کو شامل کیا جائے تو مکمل دین وجود میں آتا ہے۔

اس کے بعد مقامی امیر میانوالی نور خان نے ''اسلامی نظام، مگر کیسے؟'' کے موضوع پر اسلامی نظام حکومت کے خدوخال بیان کیے۔ اس کے ساتھ ہی آدھے گھنٹے کا باہمی تعارف و چائے کا وقفہ ہوا۔

وقفے کے بعد مقامی تنظیم سرگودھا شرقی کے امیر محمد گلباز نے ''دعوت دین میں ذاتی رابطے کی اہمیت'' بیان کی اور اس بات پر زور دیا کہ ہمیں سوشل میڈیا کا استعمال کم اور انتہائی ضرورت کے وقت کرنا چاہیے اور اصل توجہ ذاتی رابطے پر ہونی چاہیے۔ ''نظم جماعت سے رخصت اور معذرت میں اہل ایمان کا طرزِ عمل کیسا ہو؟'' اس بارے میں مقامی تنظیم سرگودھا غربی کے امیر عبدالرحمٰن نے خطاب کیا اور رفقاء کو یہ بات سمجھائی کہ اطلاع دینے اور رخصت طلب کرنے میں فرق ہے۔ رخصت طلب کی جائے نہ کہ اطلاع دی جائے۔ مرکز کی طرف سے جاری سرکلر بعنوان ''تنظیم اسلامی میں احسانِ اسلام کے تقاضے'' کا اجتماعی مطالعہ حلقہ کے ناظم تربیت ڈاکٹر جاوید اقبال نے کروایا اور اس بات کی تلقین کی کہ ہمیں ہر دفعہ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ پروگرام کے آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی کلمات ادا فرمائے اور رفقاء کو خطباتِ خلافت پڑھنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ امیر محترم کے سالانہ اجتماع کے موقع پر دیئے گے اہداف یاد دلائے کہ وہ ہر وقت ہمارے ذہنوں میں مستحضر ہونے چاہئیں اور ان پر عمل ہونا چاہیے۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی اور ظہرانہ کے بعد نصف روزہ تربیتی پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ: ہارون شہزاد)

دعائے مغفرت
اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور غربی کے رفیق محترم امجد سلطان کے والد وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0333-9132897

☆ حلقہ سرگودھا کے ملتزم منفرد رفیق محمد فیصل حیات ربانہ کی ہمشیرہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0304-6176499

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

''اُجالا انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی روانی سرینگر روڈ، دو میل سے تین کلومیٹر مظفر آباد (حلقہ آزاد کشمیر)'' میں

31 جولائی تا 06 اگست 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

اور

05 تا 07 اگست 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0314-5780855/ 0346-9633369

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

''حنیف اللہ خان ہاؤس، محلہ خان آباد قصبہ بیبوڑ ضلع دیر بالا (حلقہ مالاکنڈ)'' میں

24 تا 30 جولائی 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا انقلابی منشور

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔

اور

29 تا 31 جولائی 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ امراء، نقباء و معاونین پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0313-9974063 / 0343-0912306

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

A Brief History of Struggle against Riba in Pakistan

- **1948** While inaugurating a branch of the State Bank of Pakistan, the Quaid-e-Azam *(RAA)* said: "We must work our destiny in our own way and present to the world an economic system based on true Islamic concept of equality of manhood and social justice."
- **1956-62** Article regarding the abolition of Riba was included both in the constitutions of 1956 and 1962.
- **1969** The Islamic Consultation Council proclaimed Saving Certificates and Prize bonds etcetera to be kinds of Riba.
- **1973** It was declared in article 38(F) of the Constitution of Pakistan that the immediate eradication of transactions involving giving and taking of riba was the state obligation of the government of Pakistan.
- **1977** The Council of Islamic Ideology was delegated the responsibility to design and propose recommendations for creating an alternative, non-riba based Economic System. The Council of Islamic Ideology published its final report in 1980.
- **1991** The Federal Shariat Court declared 'bank interest' as riba.
- **1992** The government of Pakistan filed an appeal in the Supreme Court of Pakistan against the decision made by the Federal Shariat Court. No hearing of the appeal took place until 1999.
- **1997** Due to the efforts of Dr. Israr Ahmad (RAA) the Muslim League government formed another commission and that commission, too, submitted its report.
- **1999** The Supreme Court of Pakistan upholds and ratifies the decision made by the Federal Shariat Court on riba of 1991 and set the deadline for June 2001 to repeal all such laws that facilitated Riba.
- **2002** The new Shariat Appellate Bench of the Supreme Court set aside both prior decisions (after a summary hearing) and remanded the matter back to the Federal Shariat Court for 'fresh review, deliberation and hearing'.
- **2013** After a lapse of 11 years, the Federal Shariat Court fixed a date of hearing the case remanded in 2002 and since then even after numerous hearings the court has been unable to give a verdict. During this period benches were formed and broken frequently. Consequently, each time a new bench is formed the proceedings are started 'afresh', with virtually no consideration given to previous discussions or arguments.
- **2015** The (then) Ameer of Tanzeem e Islami, Hafiz Aakif Saeed, filed a petition in the Supreme Court of Pakistan under article 184(3) for the abolition of Riba. The Supreme Court of Pakistan dismissed that constitutional petition declaring that it was non-maintainable as the matter was still being heard in the Federal Shariat Court.
- **2019** During the arguments regarding the jurisdiction of the court, the then Attorney General of Pakistan maintained that the federal government had no reservations and would, hence, not challenge the jurisdiction of the Federal Shariat Court apropos this case.
- **2021** In February 2021, the Attorney General took the position that the Federal Government did not consent the jurisdiction of the Federal Shariat Court.
- **2022** On 28 April 2022, the Federal Shariat Court in its landmark decision not only declared that bank interest is riba but also provided three deadlines based on the objectives of eradicating riba and transforming the economic system of Pakistan according to the principles of Islam. These are:
  - **(i)-** The Court declared that 10 laws which contained the word interest or a term with synonymous meaning would cease to be operational on 1st June 2022.
  - **(ii)-** The parliament was directed to pass new legislation to replace 26 laws that are the bedrock of the riba-based system in Pakistan by 31 December 2022.
  - **(iii)-** The prevalent riba-based economic system in Pakistan would be completely transformed to riba-free, Islamic economic system by 31 December 2027.

  * Moreover, the Federal Shariat court also directed the government that in order to make the process of transformation transparent that the progress report of the work done should be presented in the national assembly and senate on a yearly basis according to article 29-3 of the constitution.
- **2022** On 25 June 2022, the State Bank of Pakistan and four commercial banks, including a state-owned bank, filed an appeal in the Supreme Court of Pakistan challenging the decision of the Federal Shariat Court.

Thus, after 30 years of the landmark decision made by the Federal Shariat Court in 1991 declaring bank interest as riba, a ray of hope had emerged as the Federal Shariat Court reiterated that verdict with vigor in its judgment on 28 April 2022.

However, the appeal filed in the Supreme Court challenging the decision against riba given by the Federal Shariat Court is another manifest rebellion against Allah *(Exalted be He)* and His Messenger *(peace be upon him)*. It clearly demonstrates that the government of Pakistan and state economic institutions have no intention whatsoever of ridding our economy of the curse of riba and transforming the economy according to the Islamic principles. Due to such delaying tactics even after the passing of 75 years since the creation of this country on the basis of Islam, instead of establishing the Deen-e-Haq (The True Deen) and enforcing Shariah in it, we are in a perpetual state of war with Allah *(Exalted be He)* and His Messenger *(peace be upon him)*. Rest assured; our struggle has not ended yet... The malevolent forces are bent on violating the decision made by the Federal Shariat Court. We will strive to the best of our ability to ensure that their nefarious designs are foiled. In Sha Allah!

For more details related to the efforts made to Abolish Riba, please visit www.giveupriba.com

بانیٔ تنظیم: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

تنظیمِ اسلامی
www.tanzeem.org

امیر تنظیم: شجاع الدین شیخ

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.27

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore